إدارة الأوقاف والمساجد والدعوة والارشاد
في محافظة الدرعية
شعبة الدعوة وتوعية الجاليات

مشاهد الاحتضار

موت کا منظر

تالیف

خالد بن عبد الرحمٰن الشایع
سلطان بن فہد الراشد

اردو ترجمہ

ظہیر احمد عبد الاحد

اردو
٣٧

إدارة الأوقاف والمساجد والدعوة والإرشاد في محافظة الدرعية
شعبة الدعوة وتوعية الجاليات
ص.ب ٧٠٠٣٢ الدرعية ١١٥٦٧ - تلفون ٤٨٦٠٦٠٦ - ٤٨٤١٩٠٧ فاكس ٤٨٦٠٢٨٤
شعبة الجاليات - تلفون ٢٢٤١٨٥٩

موت کا منظر

تالیف

خالد بن عبدالرحمٰن الشایع
سلطان بن فہد الراشد

اردو ترجمہ

ظہیر احمد عبدالاحد

ح المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالدرعية ، ١٤٢٠ هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

الشايع ، خالد عبدالرحمن

ساعة الاحتضار / خالد عبدالرحمن الشايع ، سلطان فهد الراشد ؛ ترجمة ظهير أحمد عبدالأحد.ـ الرياض.

١٢٠ ص ، ١٢×١٧ سم

ردمك : ٨-٧-٩١٨٣-٩٩٦٠

(النص باللغة الأردية)

١- الموت أ- الراشد ، سلطان فهد (م . مشارك)

ب- عبدالاحد ، ظهير أحمد (مترجم) ج- العنوان

ديوي ٢٤٣ ٢٠/١٨٩٠

رقم الإيداع : ٢٠/١٨٩٠

ردمك : ٨-٧-٩١٨٣-٩٩٦٠

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مترجم

الحمد للّٰہ رب العالمین ، والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین ، نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین . .

اما بعد :

افسوس ! آج لوگ آخرت سے اس قدر بے نیاز ہو چکے ہیں کہ ان کی زندگی کا مقصد صرف تلاش معاش بن چکا ہے ، چند افراد ہی نہیں بلکہ اکثر لوگ بگڑ چکے ہیں ہر شخص فانی زندگی کی آسائش کی تلاش میں سرگرداں وپریشاں ہے ، اگر کوئی نوکری پیشہ شخص ہے تو وہ ہمیشہ اس بات کا منتظر رہتا ہے کہ کب مہینہ ختم ہو اور تنخواہ ملے ، اسی طرح سے تاجر حلال وحرام کی تمیز کیے بغیر خزانہ قارون پانے کی کوشش میں مصروف ہے یہاں تک کہ طالبان علم کا بھی مقصد صرف ڈگریوں کا حصول ہے تاکہ اس کے طفیل اعلی مناصب پر متمکن ہوسکیں ۔

آج یہ وقت بھی آچکا ہے کہ کسی کو اپنے دینی فرائض کے

اہتمام، اپنے نفس کے تزکیے اور اپنے اخلاق و کردار کو درست کرنے میں دلچسپی رہی نہ فکر، جب کہ رسولِ رحمت کا فرمان ہے: "بعثت لا تمم مکارم الاخلاق"۔ "میں مکارمِ اخلاق کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہوں"

افسوس ! آج ہم صرف اپنے پیٹ کے پجاری اور نفسانی خواہشات کے غلام بن چکے ہیں اور ہم اشرف المخلوقات کی مثال ان جانوروں کی سی ہوگئی ہے جو عقل وشعور سے بے بہرہ اور عاری ہیں ، شاید ہم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم موت کے چنگل سے بچ جائیں گے مگر ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ ہم کتنے ہی لوگوں کی نعشیں اپنے کندھوں پر اٹھا چکے ہیں پھر آخرت سے ایسی بے توجھی کیوں ؟ ؟

اللہ تعالی کا ارشاد ہے : ﴿ وَإِنَّ ٱلدَّارَ ٱلْآخِرَةَ لَهِيَ ٱلْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ﴾ (العنکبوت : ۶۴)

آخرت کے گھر کی زندگی ہی حقیقی زندگی ہے کاش ! یہ جانتے ہوتے ۔

اے مسلماں ! اب تو خوابِ غفلت سے بیدار ہو جا اور موت کو یاد کرکے اپنے دل کو اللہ کی یاد سے آباد کر لے کیونکہ یہی زادِ آخرت ہے ، صرف وہ ایمان ، نیک اعمال اور تقوی وپرہیزگاری ہی

ہمارے کام آسکیں گے جو ہم نے اخروی زندگی کے لئے بھیج رکھے ہیں ۔

زیر مطالعہ کتاب خالد بن عبد الرحمن الشایع اور سلطان بن فہد الراشد کی تالیف " مشاھد الاحتضار " کا اردو ترجمہ ہے ' یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود اپنے موضوع کے اعتبار سے انتہائیً اہمیت کی حامل ہے جس میں صحابہ کرام ، سلف صالحین ، حکمرانوں ، نافرمانوں اور گنہگاروں کی جاں کنی کے حالات وواقعات کو قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل اور واضح طور پر قلمبند کیا گیا ہے ۔

اس کتاب کے ترجمہ سے متعلق چند امور کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں ۔

- ترجمہ کے لئے میں نے دار بلنسیہ ریاض کا شائع کردہ ۱۴۱۴ھ کا نسخہ سامنے رکھا ہے ۔

- قرآنی آیات کے ترجمہ کے لئے میں نے " مجمع الملک فہد " کے شائع کردہ قرآن مجید اردو ترجمہ کو سامنے رکھا ہے ۔

- بعض حاشیہ اور اشعار جن کا مفہوم اور مطلب اصل ترجمہ میں آگیا ہے اسے چھوڑ دیا ہے ۔

۔ بعض طویل عناوین کو مختصراً ذکر کیا ہے ۔

قارئین سے گزارش ہے کہ اگر کتاب میں کوئی کمی یا نقص ملاحظہ فرمائیں تو ہمیں مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جا سکے ۔

آخر میں ان تمام برادران کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اس کتاب کے ترجمہ اور نشر واشاعت میں تعاون فرمایا خاص کر ابو المکرم عبد الجلیل صاحب، جنھوں نے ترجمہ کی نظر ثانی کی اور تصحیح فرمائی، نیز ثمر صادق اور عارف حسین صاحبان کا بھی شکریہ ، جنھوں نے ترجمہ اور پروف ریڈنگ میں ہماری معاونت کی ۔

اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ وہ مؤلفین اور ہماری اس کوشش کو شرف قبولیت بخشے نیز ہمارے اور ہمارے والدین کے لئے سعادتِ دارین کا ذریعہ بنائے ، آمین ۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ۔

ظہیر احمد عبد الاحد

۲۳ / ۱ / ۱۴۲۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

ہر طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے ، جو زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا ، صرف اسی کو ہمیشگی اور بقا ہے جو عزت وعظمت میں یکتا ہے ، جس نے اپنے بندوں کو فنا پذیر بنایا ، نیک بختوں اور بدبختوں میں تمیز کی ، ہم اس کی حمد بیان کرتے اسی سے مدد چاہتے اسی سے معافی طلب کرتے ، اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں ، اور اپنے نفوس کی خباثتوں اور اعمال کی برائیوں سے اس کی پناہ چاہتے ہیں اور مخلوق میں سب سے بہتر ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام ہو جن کا ارشاد ہے :

" اکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت " (۱) ۔

لذتوں کو توڑنے والی یعنی موت کو زیادہ یاد کرو ۔

---

(۱) مسند امام احمد (۲ / ۲۹۳) سنن ترمذی (۲۳۰۷) ، سنن نسائی (۴ / ۵) سنن ابن ماجہ (۴۲۵۸) صحیح ابن حبان (۲۵۵۹) مستدرک حاکم (۴ / ۳۲۱) ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کے لئے ایک وقت مقرر کیا ہے جسے وہ پورا کرے گی یہاں تک کہ جب وہ مقررہ وقت آپہنچتا ہے تو اللہ کے فرشتے ان کی روحیں قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرہ برابر کوتاہی نہیں کرتے ۔

جو موت کے بارے میں غور وفکر کرے اسے معلوم ہوجائے گا کہ یہ نہایت اہم معاملہ اور ایک ایسا پیالہ ہے جو ہر مقیم ومسافر پر پیش کیا جائے گا اور بندے کو دنیا سے نکال کر جنت یا جہنم میں لے جایا جائے گا ۔

موت کا مطلب اگر صرف جسم کی بوسیدگی اور معدومیت نیز خوشگوار زندگی کی فراموشی ہو تو بھی اللہ کی قسم یہ موت ناز ونعم میں پلنے اور زندگی کی داد عیش دینے والوں کے لئے نیز ارباب دانش کے لئے باعث عبرت ہوتی جب کہ بات اس پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ موت کے بعد ہولناکیوں اور کربناک مناظر کا سامنا کرنا ہے اور حساب وکتاب اور جزاء وسزا کے مراحل سے گزرنا ہے ۔

انسان کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالی سے ملاقات کے لئے ہمہ وقت تیار رہے کیونکہ وہ نہیں جانتا ہے کہ ملک الموت اس

کی روح قبض کرنے کے لئے کب آ پہنچے ' ارشاد ربانی ہے :

﴿ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ﴾ (لقمان : ۳۴)

کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کس زمین پر مرے گا ۔

اللہ تعالی نے اس حقیقت کو قرآن مجید میں تین مقامات پر واضح طور سے بیان فرمایا ہے :

﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ﴾

(آل عمران : ۱۸۵ ' النساء : ۷۸ ' العنکبوت : ۵۷)

ہر جان موت کامزہ چکھنے والی ہے ۔

بعض سلف سے ثابت ہے کہ " اس آیت کریمہ میں تمام انسانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ اس روئے زمین پر کسی کو بقا ودوام نہیں (۱) ۔

پس کتنا سعادت مند ہے وہ شخص جس نے اس گھڑی کے لئے اپنے آپ کو تیار کیا اور اس کے لئے عمل کیا ۔

---

(۱) یہ قول امام اسماعیل بن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ' ملاحظہ فرمائیں تفسیر ابن کثیر (۱ / ۴۳۴) ۔

جو امر تمہارے جسم کے اعضاء وجوارح کو کمزور کر دے گا اور اسے توڑ موڑ کر رکھ دے گا یقیناً وہ امر انتہائی عظیم ہے اور وہ قیامت کا دن ہے ۔

(اللہ تجھ پر رحم فرمائے) ایسی آفت ومصیبت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو تمہاری چمک دمک ، خوبصورتی اور خوشنمائی کو ختم کر دے گی اور تمہاری شکل وصورت کو تبدیل کر دے گی پھر تمہارے ناز ونعم اور کر وفر میں پلے ہوئے جسم کو ایسی حالت کی طرف لوٹا دے گی کہ تمہارے محبوب ترین افراد ، سب سے زیادہ مہربان اور کرم فرما لوگ تمہیں ایک تنگ وتاریک گڑھے میں ڈال دیں گے جہاں کیڑے مکوڑے تمہارے جسم کو چاٹ ڈالیں گے۔

موت اولین و آخرین سب کو آئے گی یہ اللہ کی ہمیشہ سے سنت رہی ہے ۔

ملک الموت ابھی کسی کے پاس گیا ہے عنقریب ہی تمہارے پاس آنے والا ہے اسی لئے سلف صالحین کا موت سے خوف اور گھبراہٹ شدید ہو جاتی تھی اور اسی لئے پیارے حبیب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق موت کو زیادہ یاد کرتے اور

موت کے بارے میں غور وفکر کرتے تھے ، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

لذتوں کو توڑنے والی یعنی موت کو زیادہ یاد کرو ۔

حضرت جبریل - علیہ السلام - نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا :

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح چاہو زندگی بسر کرو یقیناً آپ کو موت آئے گی اور جس سے چاہو محبت کرو کیونکہ آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں اور جو عمل چاہیں کریں اس لئے کہ آپ کو اس کا بدلہ ملنا ہے ۔

حضرت ابو درداء - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا :

جس نے موت کو زیادہ یاد کیا اس کی خوشی اور حسد کم ہوگیا ۔

حسن بصری کے بعض شاگردوں - رحمہم اللہ - کا بیان ہے :

کہ ہم لوگ جب حسن بصری - رحمہ اللہ - کے پاس آتے تو ہم آپ کو جہنم ، قیامت ، آخرت اور موت کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ۔

تیمی - رحمۃ اللہ علیہ - کہتے ہیں :

دو چیزوں نے ہم سے دنیا کی لذتوں کو چھین لیا ، موت کی یاد اور اللہ تعالی کے سامنے جوابدہی کا احساس ۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

اگر میرا دل ایک لمحہ کے لئے بھی موت کے ذکر سے غافل ہو جائے تو وہ خراب ہو جائے گا ۔

جس وقت انسانوں کو موت کی قربت ، کوچ کرنے کے وقت اور الوداعی گھڑی کے آپہنچنے کا احساس ہوتا ہے نیز جب آنکھیں چندھیا جاتی ہیں ، پنڈلیاں باہم لپٹ جاتی ہیں ، اس کے اعضاء جواب دے چکے ہوتے ہیں اور وہ دنیا کی فانی زندگی اور آخرت کی دائمی زندگی کے درمیان ہوتاہے اس وقت حالت نزع میں پڑے ہوئے انسان کی زبان سے کچھ کلمات یا وصیتیں نکلتی ہیں یا پھر اپنے ہاتھ ، آنکھ اور سر وغیرہ سے اشارہ کرتا ہے ، ان اقوال وافعال میں نصیحت وعبرت ہوتی ہے اور عموماً یہی چیز اس کے خاتمہ بالخیر یا خاتمہ بالشر ہونے پر دلالت کرتی ہے' ہم اللہ سے کامیابی فوز و فلاح کی دعا کرتے ہیں۔

یہ کتاب دلوں کو نرم کرنے اور لوگوں کو نصیحت کرنے کی

غرض سے لکھی گئی ہے تاکہ خود لکھنے والے ، اس کے پڑھنے اور سننے والے کے لئے عبرت و نصیحت ہو اور صراط مستقیم پر ثابت قدم رہنے پر معاون ، نیز جاں کنی کی گھڑی جس سے ہر فرد بشر کو گزرنا ہے اس کی یاد تازہ کراتی ہے[1]۔

اسی کے ساتھ یہ کتاب دعوت و توجیہ ، اللہ کے دین پر ثابت قدم رہنے کے لئے ، لوگوں کو نصیحت کرنے اور اس کی منع کردہ چیزوں سے باز رکھنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے لکھی گئی ہے جس کی جانب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت اشارہ کر رہی ہے : " قرآن کی جو پہلی سورت نازل

---

(۱) اپنی ناقص معلومات کی حد تک میں نہیں جانتا کہ اس موضوع پر ابن ابی الدنیا کی کتاب " المحتضرین " (غیر مطبوع) ابن الجوزی کی کتاب " الثبات عند الممات " (مطبوع) اور ابن زبیر الربعی کی کتاب " وصایا عند الموت " (مطبوع) کے علاوہ کسی اور نے کوئی مستقل کتاب تالیف کی ہو ۔

واضح رہے کہ ہم نے بعض اہل علم کی کتب میں مذکور موت کے بہت سے مناظر کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ وہ قرآن وحدیث سے متعارض اور مخالف تھے ۔

ہوئی وہ مفصلات میں سے ہے جس میں جنت وجہنم کا ذکر ہے یہاں تک کہ جب لوگ اسلام میں کثرت سے داخل ہونے لگے تو حلال وحرام کی آیتیں نازل ہوئیں ، اور اگر پہلے شراب کی حرمت پر آیتیں نازل ہوتیں تو کہتے کہ ہم لوگ کبھی شراب نہیں چھوڑ سکتے ، اور اگر زنا کے متعلق نازل ہوتیں تو کہتے کہ ہم کبھی زنا سے باز نہیں آسکتے، جس وقت مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ :

﴿ بَلِ ٱلسَّاعَةُ مَوۡعِدُهُمۡ وَٱلسَّاعَةُ أَدۡهَىٰ وَأَمَرُّ ﴾ (القمر : ۴۶)

" بلکہ قیامت کی گھڑی ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت بڑی سخت اور کڑوی ہے " نازل ہوئی اس وقت میں کھیلنے والی بچی تھی ، اور جب سورہ بقرہ ونساء کا نزول ہوا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں تھی . . . (۱) ۔

یہی دعوت کا صحیح طریقہ اور حکیمانہ اسلوب ہے ۔

---

(۱) صحیح بخاری (۴۹۹۳) ۔

آخر میں ہم اطلاعاً عرض کرتے ہیں کہ ہمارا مقصد جاں کنی کے تمام مناظر کا استقصاء واحاطہ نہیں ہے بلکہ قرآن مجید اور سنت نبوی سے چند نمونے نیز گذشتہ قوموں یعنی سلف صالحین یا نافرمانوں کے بعض احوال کا ذکر کرنا ہے۔

ہم اللہ تعالی سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری جاں کنی کے وقت کو اچھا وبہتر بنائے اس وقت ہمیں اللہ کی رضا مندی اور ابدی نعمتوں والی جنت کی خوشخبری سنائی جائے اور اس بشارت میں ہمارے والدین ، اولاد وذریت اور سارے مسلمان بھی شریک ہوں ۔

ہم اللہ تعالی سے عاجزی کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں مرتے دم تک ایمان وتقوی پر ثابت قدم رکھے ، ہم اللہ تعالی کی عالی صفات اور اسماء حسنی کے ذریعہ تقرب حاصل کرتے ہیں کہ وہ ہمارا خاتمہ بالخیر کرے ، ہمیں ، ہمارے والدین ، ہماری اولاد اور دوست واحباب کو انبیاء وصدیقین اور شہداء وصالحین کے ساتھ اکٹھا کرے جن پر اللہ نے اپنا انعام کیا ہے اور یہ بہترین رفیق ہیں ، اور درود وسلام نازل ہو خیر الخلائق ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ،

آپ کے آل واصحاب اور تا قیامت ان کی سچی اتباع کرنے والوں پر۔

خالد بن عبدالرحمن بن حمد الشایع

سلطان بن فهد بن سلیمان الراشد

۱۵ / ۱۰ / ۱۴۱۳ھ

الریاض ۱۱۵۷۴ ص . ب : ۵۷۲۴۳

قرآن کریم میں جاں کنی کے مناظر

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں بہت سی جگہوں پر جاں کنی کے بعض مناظر کی کیفیت بیان کی ہے خواہ وہ عام ہوں یا خاص ، ان میں سے بعض کا ذکر نیچے آرہا ہے ۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی جاں کنی

ارشاد ربانی ہے :

﴿ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ ٱلْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنۢ بَعْدِى قَالُوا۟ نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ ءَابَآئِكَ إِبْرَٰهِۦمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ إِلَٰهًا وَٰحِدًا وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴾

(البقرۃ : ۱۳۳)

کیا حضرت یعقوب کے انتقال کے وقت تم موجود تھے ؟ جب انہوں نے اپنی اولاد کو کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے ؟ تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباء واجداد ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) کے معبود کی ، جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اس کے تابع فرمان رہیں گے۔

حالت نزع میں انسان پر پیش آنیوالی بعض کیفیتیں

ارشاد ربانی ہے :

﴿ كَلَّآ إِذَا بَلَغَتِ ٱلتَّرَاقِيَ (٢٦) وَقِيلَ مَنْۜ رَاقٍ (٢٧) وَظَنَّ أَنَّهُ ٱلْفِرَاقُ (٢٨) وَٱلْتَفَّتِ ٱلسَّاقُ بِٱلسَّاقِ (٢٩) إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ ٱلْمَسَاقُ ﴾ (القيامة : ٢٦ - ٣٠)

نہیں نہیں جب روح ہنسلی تک پہنچے گی اور کہا جائے گا کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے ؟ اور جان لیا اس نے کہ یہ وقت جدائی ہے اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی آج تیرے پروردگار کی طرف چلنا ہے ۔

اللہ تعالی نزع کی حالت اور اس کی گھبراہٹ سے خبردار کر رہا ہے (اللہ تعالی ہم لوگوں کو قول ثابت پر ثابت قدمی عطا فرمائے) کہ جب روح جسم سے جدا ہوکر ہنسلی تک پہنچتی ہے اور طبیب کو علاج کے لئے بلایا جاتا ہے ، جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے : " وقیل من راق " اور کہا جاتا ہے کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے ؟ پھر اللہ تعالی فرماتا ہے : (والتفت الساق بالساق) اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ، یعنی اس پر سختی پر سختی ہوگی سوائے اس شخص کے جس پر اللہ رحم فرمائے ، پھر اس کی پنڈلیاں زندگی کے بعد لپٹنے کے ساتھ ساتھ مر جائیں گی اس کے بعد کفن میں لپیٹ دی جائیں گی پھر لوگ جسم کی تجہیز و تکفین میں لگ جائیں گے اور فرشتے روح کی تیاری میں (۱) ۔

نیز ارشاد ربانی ہے :

﴿ فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ ٱلْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ

(۱) دیکھئے : تفسیر ابن کثیر ، جلد ۴ ، صفحہ ۴۵۱ ۔

أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ
﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴾ (الواقعة : ٨٣ - ٨٧)

پس جب کہ روح نرخرے تک پہنچ جائے اور تم اس وقت آنکھوں سے دیکھتے ہو، ہم اس شخص سے بنسبت تمہارے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھ سکتے پس اگر تم کسی کے زیر فرماں نہیں اور اس قول میں سچے ہو تو (ذرا) اس روح کو تو لوٹاؤ۔

ان آیات میں اللہ تعالی فرما رہا ہے :

کہ جب روح نرخرے تک پہنچ جاتی ہے اور وہ جان نکلنے کا وقت ہوتا ہے اور تم اس وقت مرنے والے انسان کی طرف جو موت کی سختی سے دوچار ہوگا دیکھ رہے ہوتے ہو ، تو ہم اپنے فرشتوں کے ساتھ اس شخص سے بنسبت تمہارے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم لوگ انہیں نہیں دیکھ سکتے ہو ، پھر تم کیوں نہیں اس روح کو جو ہنسلی تک پہنچ چکی ہے جسم میں اس کی پہلی جگہ پر لوٹا دیتے اگر تم با اختیار ہو ؟ (۱) ۔

---

(۱) دیکھئے تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۹۹ ، ۱۰۰ ۔

جاں کنی کے وقت کافروں کی تکلیف

ارشاد ربانی ہے :

﴿ .... وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّـٰلِمُونَ فِى غَمَرَٰتِ ٱلْمَوْتِ وَٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓا۟ أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوٓا۟ أَنفُسَكُمُ ۖ ٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ غَيْرَ ٱلْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ ءَايَـٰتِهِۦ تَسْتَكْبِرُونَ ﴾ (الانعام : ۹۳)

اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو ، آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس سبب سے کہ تم اللہ تعالی کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے اور تم اللہ کی آیات سے تکبر کرتے تھے ۔

اور اللہ تعالی فرماتا ہے :

﴿ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ يَتَوَفَّى ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۙ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ

وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَـٰرَهُمْ وَذُوقُواْ عَذَابَ ٱلْحَرِيقِ ۝٥٠ ذَٰلِكَ بِمَا
قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّـٰمٍ لِّلْعَبِيدِ ۝

(انفال : ۵۰ ، ۵۱)

کاش کہ تو دیکھتا جب کہ فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں ان کے منہ اور سرینوں پر مار مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) تم جلنے کا عذاب چکھو ، یہ بسبب ان کاموں کے جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے ہی بھیج رکھا ہے بیشک اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ۔

اس آیت کا معنی یہ ہے (۱) کہ اگر تم اس کیفیت کو دیکھتے جو کافروں پر موت کے وقت طاری ہوتی ہے تو تم ایک عظیم ، خوفناک اور بھیانک منظر دیکھتے نیز تم انہیں موت کی سختیوں ، تکالیف اور پریشانیوں میں پاتے ، کیونکہ جب کافر کی جان نکلنے کے قریب ہوتی ہے تو فرشتے اسے عذاب ، سخت قید ، ہلاکت ، بیڑیاں ،

---

(۱) دیکھئے تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۱۵۷ ، ۳۱۹ ۔

جہنم ، حمیم (گرم پانی) اور اللہ کے غیظ وغضب کی خبر دیتے ہیں تو اس کی روح اس کے جسم میں بھاگتی ہے اور نکلنے سے انکار کرتی ہے تب فرشتے ان کے چہروں اور سرینوں پر مار مارتے ہیں (۱) اور ڈانٹ کر کہتے ہیں کہ یہ ضرب وعذاب ان کے اپنے کرتوتوں اور دنیا کے برے اعمال کا نتیجہ ہیں ، اللہ تعالی حاکم اور عادل ومنصف ہے جو ہر قسم کے ظلم وجور سے پاک ہے اور بے نیاز لائقِ حمد ہے ، چنانچہ حدیث قدسی میں ہے ، اللہ تعالی فرماتا ہے :

اے میرے بندو ! میں نے اپنے نفس پر ظلم حرام کیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو ، اے میرے بندو ! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جو میں نے شمار کرکے رکھے ہوئے ہیں پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں

---

(۱) سورہ انفال کی آیتوں کے سیاق وسباق کا تعلق اگرچہ جنگ بدر سے ہے لیکن یہ کافر کے لئے عام ہے اسی لئے اسے اللہ نے اہل بدر کے ساتھ خاص نہیں کیا (ابن کثیر جلد۲ ص ۳۱۹) ۔

گا ، پس جو اچھا بدلہ پائے وہ اللہ کی حمد بیان کرے اور جو اس کے برعکس پائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے (۱) ۔

نزع کے وقت مومن کو جنت کی بشارت اور اللہ سے ملنے کی خوشی

اللہ تعالی فرماتا ہے :

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُوا۟ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا۟ وَلَا تَحْزَنُوا۟ وَأَبْشِرُوا۟ بِٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيَآؤُكُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِىٓ أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴾

(فصلت : ۳۰ - ۳۲)

---

(۱) یہ حدیث قدسی کا ایک ٹکڑا ہے جسے امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح میں (حدیث نمبر ۲۵۷۷ کے تحت) ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۔

(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو بلکہ اس جنت کی خوشخبری سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو ، تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے جس چیز کا تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہار لئے (جنت میں موجود) ہے ، غفور رحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے ۔

ان آیتوں میں اللہ تعالی نے پرہیزگار مومنوں کو بشارت دی ہے کہ فرشتے ان کے پاس موت کے وقت اور ان کی قبروں میں نیز قبروں سے دوبارہ اٹھنے کے وقت آتے ہیں (۱) ، پس انہیں فرشتے اللہ کی جانب سے اطمینان دلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آخرت میں پیش آنے والے حالات کا اندیشہ اور دنیا میں مال واولاد جو اپنے پیچھے چھوڑ

---

(۱) لوگوں کا اختلاف ہے کہ فرشتے کا نزول مذکورہ تین جگہوں میں کہاں ہوتا ہے ، چنانچہ ابن کثیر رحمہ اللہ اس قول کو نقل کرکے "کہ تینوں جگہ فرشتوں کا نزول ہوتا ہے" کہتے ہیں کہ یہی قول سب سے جامع اور مناسب ہے اور مبنی بر محل ہے ۔

آئے ہو ان کا غم نہ کرو کیونکہ اللہ تعالی ان تمام امور کے لئے کافی ہے ، برائیوں کے ختم ہونے اور خیر کے حصول کی انہیں بشارت دیتے ہیں اور اس طرح سے اللہ ان کے خوف کو دور کرکے ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے پھر قیامت کے دن جس بڑی مشکل سے لوگ ڈریں گے وہی مومنوں کے لئے آنکھ کی ٹھنڈک ہوگی جیسا کہ فرشتے مومنوں سے ان کی جاں کنی کے وقت کہتے ہیں : ہم دنیوی زندگی میں تمہارے رفیق تھے ہم اللہ تعالی کے فضل وکرم سے تمہیں ہر طرح کی پریشانیوں سے محفوظ رکھتے تھے اور اسی طرح ہم آخرت میں تمہارے ساتھ ہوں گے ، قبر اور صور پھونکنے کی وحشت سے تمہیں بچائیں گے ، قیامت کے دن اور دوبارہ قبر سے اٹھتے وقت تمہیں خوف سے مامون رکھیں گے ، پل صراط پر چلا کر نعمت والی جنت میں پہنچائیں گے ۔

نیز فرمایا کہ اللہ کے فرشتے مومن بندوں کو ایسی جنت کی خوشخبری دیتے ہیں جو ان کا مسکن ہے جس میں انہیں وہ تمام چیزیں مہیا ہونگی جن کی وہ خواہش کریں گے اور جن سے ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک ملے گی اور جب بھی وہ طلب کریں گے ان کے سامنے آ

موجود ہوں گی، یہ سارے کے سارے انعامات، ضیافتیں اور بخششیں اس پروردگار کی طرف سے ہیں جو گناہوں کو معاف کرنے والا اور شفیق ورحیم ہے، کیونکہ اس نے معاف کیا، پردہ پوشی کی اور لطف وکرم سے نوازا ہم اللہ تعالی سے اس کے تمام فضل اور نعمتوں کا سوال کرتے ہیں۔

اللہ عزوجل سے ملاقات کے وقت مومنوں کی فرحت وخوشی پر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت دلالت کرتی ہے: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کہ جو اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے" حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی کیا اس سے مراد موت کی ناپسندیدگی ہے؟ اسے تو ہم سب ناپسند کرتے ہیں؟ فرمایا: کہ ایسا نہیں ہے بلکہ جب مومن کو اللہ کی رحمت، رضا اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے پھر اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے لیکن جب کافر کو اللہ کے عذاب اور

ناراضگی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے پھر اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے (۱) ۔

اللہ کے دشمن فرعون کی جاں کنی

جاں کنی کے مناظر میں سے یہ بھی ہے جسے اللہ رب العزت نے اپنی کتاب کریم کی سورہ یونس میں ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا :

﴿ وَجَٰوَزْنَا بِبَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱلْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُۥ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّىٰٓ إِذَآ أَدْرَكَهُ ٱلْغَرَقُ قَالَ ءَامَنتُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱلَّذِيٓ ءَامَنَتْ بِهِۦ بَنُوٓاْ إِسْرَٰٓءِيلَ وَأَنَا۠ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿٩٠﴾ ءَآلْـَٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿٩١﴾ فَٱلْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ ءَايَةً وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ عَنْ ءَايَٰتِنَا لَغَٰفِلُونَ ﴾

(یونس : ۹۰ - ۹۲)

---

(۱) صحیح بخاری (۶۵۰۷) صحیح مسلم (۲۶۸۴) مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں ۔

" اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کرا دیا پھر ان کے پیچھے پیچھے فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ظلم اور زیادتی کے ارادہ سے چلا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں (جواب دیا گیا) اب ایمان لاتا ہے ؟ اور پہلے سرکشی کرتا رہا اور مفسدوں میں داخل رہا آج ہم تیری لاش کو نجات دیں گے تاکہ تو ان کے لئے نشان عبرت ہو جو تیرے بعد ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں ۔

اللہ تعالی نے ان آیات میں فرعون اور اس کے لشکر کے غرق کئے جانے کی کیفیت کو بیان کیا ہے کہ جب موسی علیہ السلام اپنے ساتھ بنی اسرائیل کو مصر سے لیکر چلے تو بچوں اور عورتوں کے علاوہ جنگجوؤں کی تعداد چھ لاکھ بیان کی جاتی ہے ، تو فرعون سخت غضبناک ہوا اور تمام ریاستوں سے لشکروں کو اکٹھا کیا اور فوجیوں میں سے کوئی نہیں بچا پھر سورج نکلتے نکلتے ان سے جا ملے' دونوں جماعتیں ایسی جگہ جا ملیں کہ سمندر موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے

سامنے ہے اور ان کے پیچھے فرعون اور اس کا لشکر ، اس پریشانی سے نجات پانے کیلئے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے دعا کیلئے اصرار کیا چنانچہ اس وقت تنگی کشادگی میں بدل گئی اور اللہ تبارک وتعالی نے موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنا عصا سمندر پر ماریں چنانچہ جب انہوں نے مارا تو سمندر پھٹ گیا پھر ہر راستہ بلند وبالا پہاڑ جیسا ہوگیا اور بارہ راستے بن گئے ہر جماعت کے لئے ایک راستہ ہوگیا ، اللہ نے ہوا کو حکم دیا پس زمین خشک ہوگئی جیسا کہ اللہ نے قرآن کریم میں فرمایا :

﴿ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ ﴾

(طہ : ۷۷)

اور ان کے لئے دریا میں خشک راستے بنا لے پھر نہ تجھے کسی کے آپکڑنے کا خطرہ ہوگا نہ ڈر ۔

پانی راستوں کے درمیان کھڑکیوں کی طرح پھٹ گیا تاکہ ایک جماعت دوسری کو دیکھ سکے اور انہیں یہ شک نہ ہو کہ وہ لوگ ہلاک ہوگئے جب موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی سمندر پار کر گئے تو فرعون یہ منظر دیکھ کر سخت حیران ہوا' ہکا بکا رہا اور ڈر گیا اور واپسی کا ارادہ

کیا، افسوس! اس کے لئے جائے فرار کہاں ہے؟ نوشتہ تقدیر پورا ہوکر رہا اور دعا قبول کر لی گئی ، فرعون اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکا چنانچہ اپنے امراء کے سامنے قوت کا مظاہرہ کیا اور کہا کہ بنی اسرائیل سمندر کے ہم سے زیادہ حقدار نہیں پس سارے کے سارے لوگ سمندر میں داخل ہوگئے جب سمندر کے بیچ میں ہوئے اور پورے لوگ سمندر میں آگئے اور جونہی ان میں سے پہلے شخص نے نکلنے کا ارادہ کیا قادر مطلق نے سمندر کو ان پر مل جانے کے لئے حکم دیا پس وہ مل گیا اور کوئی نجات نہیں پاسکا اور لہریں انہیں غوطہ دینے لگیں ، فرعون کو لہروں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا پھر اس پر موت کی سختیاں طاری ہوگئیں اور پکار اٹھا :

﴿ ... ءَامَنتُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱلَّذِيٓ ءَامَنَتۡ بِهِۦ بَنُوٓاْ إِسۡرَٰٓءِيلَ وَأَنَا۠ مِنَ ٱلۡمُسۡلِمِينَ ﴾ (یونس : ۹۰)

کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں ۔

فرعون ایسے وقت ایمان لایا جب اس کا ایمان نفع بخش نہیں

رہا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرعون سے جواباً کہا :

﴿ ءَآلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴾

(یونس : ۹۱)

اب ایمان لاتا ہے ؟ اور پہلے سرکشی کرتا رہا اور مفسدوں میں داخل رہا ۔

جب بعض افراد کو فرعون کی موت کے بارے میں شک ہوا تو اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا کہ فرعون کی لاش اس کی معروف و مشہور زرہ کے ساتھ زمین کے ایک اونچے حصہ پر ڈال دے تاکہ لوگوں کو اس کی موت وہلاکت کا یقین ہو جائے (۱)۔

---

(۱) تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۴۳۰ ، ۴۳۱ ۔

سیرت نبوی اور حدیث میں جاں کنی کے مناظر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی جاں کنی اور قبروں میں انکی حالتوں کو بیان فرمایا ہے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی کا انتقال ہوا ، ہم ان کے جنازے میں گئے ، آنحضرت - صلی اللہ علیہ وسلم - بھی ساتھ تھے، قبرستان پہنچے تو ابھی لحد (قبر) تیار نہیں ہوئی تھی ، چنانچہ اللہ کے رسول - صلی اللہ علیہ وسلم - قبلہ رو بیٹھ گئے ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھ گئے ہم لوگ اس طرح خاموش اور بے حس وحرکت تھے کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں ، آپ کے ہاتھ میں ایک

لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے ، پس آپ آسمان کی طرف دیکھتے اور زمین کی طرف دیکھتے اور اپنی نگاہوں کو بلند کرتے اور گراتے ، اسی طرح تین مرتبہ کیا پھر فرمایا:

"قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو" دو یا تین بار کہا، پھر فرمایا : " اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں " تین بار کہا پھر یہ وعظ بیان کیا ۔

مومن بندہ موت کے وقت جب کہ وہ دنیا کی آخری ساعت اور آخرت کی پہلی گھڑی میں ہوتا ہے ، اس کے پاس آسمان کے فرشتے آتے ہیں ، چمکتے ہوئے نورانی سفید چہروں والے گویا کہ ان کے چہرے سورج کی طرح منور ہیں ، ان کے ساتھ جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے یہ سب اس کے آس پاس بیٹھ جاتے ہیں اور تا حد نگاہ یہی نظر آتے ہیں پھر ملک الموت علیہ السلام[1]

---

(۱) شیخ البانی نے کہا : کہ (ملک الموت) ہی کتاب وسنت سے ثابت ہے اور اسے عزرائیل کا نام دینا جو عوام میں مشہور ہے اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے اور احتمال ہے کہ اسرائیلی روایت ہو ۔

تشریف لاتے ہیں ،   اور مرنے والے کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں ، پھر کہتے ہیں کہ اے پاک روح - اور ایک روایت میں ہے کہ مطمئن روح- چل اللہ کی مغفرت اور اس کی رضا مندی کی طرف، یہ سنتے ہی اس کی روح آسانی کے ساتھ جسم سے باہر ہو جاتی ہے جیسے مشک سے پانی کا قطرہ ٹپکتا ہے ، چنانچہ ملک الموت روح کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے (اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب اس کی روح نکلتی ہے تو آسمان وزمین کے درمیان اور آسمان میں جتنے فرشتے ہیں سب اس پر رحمت بھیجتے ہیں ، اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر دروازے پر مامور فرشتے اللہ سے یہی آرزو اور دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ان کے پاس سے ہو کر اوپر جائے -

ملک الموت کے ہاتھ میں لیتے ہی دوسرے جنتی فرشتے اسی وقت اسے لے لیتے ہیں اور جنتی خوشبو مل کر جنتی کفن میں اسے لپیٹ لیتے ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان :

﴿ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴾   (الانعام : ٦١)

" اس کی روح ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرہ کوتاہی نہیں کرتے " ۔ کا مطلب ہے ۔

روئے زمین کی عمدہ ترین خوشبو اس سے پھوٹتی ہے ، اب یہ فرشتے اسے لیکر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں اور فرشتوں کی جو جماعتیں ان سے ملتی ہیں وہ ان سے دریافت کرتی ہیں کہ یہ پاک روح کس کی ہے ؟ وہ کہتے ہیں یہ فلاں بن فلاں ہے اس کا وہ اچھا نام بتلاتے ہیں جس سے وہ دنیا میں مشہور تھا ، اسی طرح آسمانِ اوّل تک پہنچتے ہیں اسے کھلواتے ہیں وہ کھول دیا جاتا ہے اور یہاں کے مقرب فرشتے بھی اس کا استقبال کرتے ہیں اور پھر دوسرے آسمان تک اسے پہنچانے جاتے ہیں اسی طرح وہ ساتویں آسمان پر پہنچایا جاتا ہے' جناب باری عزوجل فرماتا ہے :" میرے اس بندے کے اعمال علیین میں لکھ لو " ۔ علیین لکھی ہوئی کتاب ہے جس کا مقرب فرشتے مشاہدہ کرتے ہیں ، چنانچہ اس کے اعمال علیین میں لکھ دیئے جاتے ہیں' پھر کہا جاتا ہے کہ اس کو زمین کی جانب لوٹا دو کیونکہ میرا ان سے وعدہ ہے کہ میں نے انہیں اسی (زمین) سے پیدا کیا پھر اسی میں لوٹاؤں گا اور پھر

دوبارہ اسی سے نکالوں گا۔

چنانچہ وہ زمین کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور اس کی روح جسم میں واپس لوٹا دی جاتی ہے لوگ جب میت کو دفن کرکے لوٹتے ہیں تو ان کی جوتوں کی آہٹ وہ سنتا ہے اس کے بعد اس کے پاس دو سخت ڈانٹنے والے فرشتے آتے ہیں اور اس کو ڈانٹتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے ؟ مومن بندہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالی ہے ، پھر فرشتے اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے ؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے ، پھر سوال کرتے ہیں کہ اس آدمی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا ؟ وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ، فرشتے ان سے پوچھتے ہیں تمہارا عمل کیا ہے ؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے قرآن مجید کو پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی ، پس وہ اس کو ڈانٹیں گے اور کہیں گے تیرا رب کون ہے ؟ تیرا دین کیا ہے ؟ تیرا نبی کون ہے ؟ یہ مومن پر پیش ہونے والی آخری آزمائش ہے اور یہی مطلب ہے اس آیت کریمہ کا

﴿ يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ فِي ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِي ٱلْأٓخِرَةِ ﴾ (ابراهیم : ۲۷)

"اللہ پاک ایمان والوں کو سچی اور مضبوط بات کے ساتھ ثابت رکھتا ہے زندگانی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی" وہ جواب دے گا کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے ، میرا دین اسلام ہے ، میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔

اسی وقت آسمان سے منادی ہوتی ہے کہ میرا یہ بندہ سچا ہے اس کے لئے جنتی فرش بچھا دو ، اسے جنتی لباس پہنا دو اور اس کی قبر میں جنت کا دروازہ کھول دو چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے اور جنت کی ترو تازگی اور خوشبو وغیرہ اسے پہنچنے لگتی ہے اور تا حد نگاہ اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے ۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کے پاس ایک بہت ہی خوبصورت ، حسین ، بہترین لباس پہنے ہوئے اور خوشبو سے مہکتا ہوا شخص آتا ہے اور کہتا ہے خوش ہو جاؤ اب تو راحت وسرور اور چین وآرام ہی ہے ، تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور ایسی جنت کی

بشارت ہے جس کی نعمتیں ابدی ہیں یہ وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا تھا ، یہ شخص کہے گا کہ اللہ تعالی تجھے خوش وخرم رکھے بتا تو کون ہے ؟ آپ کی خوبصورتی ، رعنائی اور اچھائی نے میرا دل موہ لیا ، وہ جواب دے گا کہ میں تمہارا نیک عمل ہوں اللہ کی قسم مجھے علم ہے کہ آپ اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری میں جلدی کرتے اور اس کی نافرمانی نہیں کرتے تھے جس کا تمہیں بہترین صلہ اللہ تعالی نے عطا کیا ہے ۔

پھر اس کے لئے ایک دروازہ جنت کا اور ایک دروازہ جہنم کا کھولا جائے گا اور کہا جائے گا اگر اللہ تعالی کی نافرمانی کی ہوتی تو تمہارا ٹھکانہ یہی ہوتا ، لیکن اللہ تعالی نے تمہیں اس کے بدلے یہ مقام عطا کیا وہ جب جنت اور اس کی نعمتوں کو دیکھے گا تو کہے گا کہ الٰہی قیامت جلدی قائم ہو جائے تاکہ میں اپنے اہل وعیال اور مال واولاد سے جا ملوں تو کہا جائے گا کہ جاؤ آرام کرو ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کافر موت کے وقت جب کہ وہ دنیا کی آخری ساعت اور آخرت کی پہلی گھڑی میں ہوتا ہے تو اس کے پاس سخت خوفناک سیاہ چہروں والے فرشتے جہنمی ٹاٹ لئے

ہوئے آسمان سے آتے ہیں اور اس کے سامنے اس طرح بیٹھ جاتے ہیں کہ تا حد نگاہ وہی نظر آتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کے سرہانے بیٹھ کر کہتا ہے کہ : اے ناپاک خبیث روح اللہ تعالی کی ناراضگی اور غضب وغصہ کی طرف چل ، یہ سنتے ہی وہ روح جسم میں ادھر ادھر چھپنے لگتی ہے تو وہ اسے کھینچتے ہیں جس طرح سے بھیگے ہوئے اون سے زیادہ فنی والا آنکڑا نکالا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ رگیں اور پٹھے کٹ کر نکل جاتے ہیں ۔

اس وقت آسمان وزمین کے درمیان اور آسمان میں جتنے فرشتے ہیں سبھی اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ہر دروازے پر مامور فرشتہ اللہ تعالی سے یہی دعا کرتا ہے کہ اس کی روح اس کے پاس سے ہوکر اوپر کو نہ جائے، ملک الموت اسکی روح کو جیسے ہی نکال کر لیتا ہے اسی وقت فرشتے ان کے ہاتھ سے لے لیتے ہیں اور جہنمی ٹاٹ میں اسے لپیٹ لیتے ہیں ۔

اس کے جسم سے روئے زمین کی سب سے بدبودار لاش کی سی بو نکلتی ہے، اب اسے لیکر اوپر چڑھنے لگتے ہیں ، فرشتوں کی جو

جماعت ملتی ہے ، دریافت کرتی ہے کہ یہ خبیث روح کس کی ہے ؟ یہ اس کا وہ نام بتاتے ہیں جس بدترین نام سے وہ دنیا میں مشہور تھا، اسی طرح جب آسمان دنیا تک پہونچ جاتے ہیں ، اور دروازہ کھلوانا چاہتے ہیں لیکن کھولا نہیں جاتا ، پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی :

﴿ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ﴾ (الاعراف : ۴۰)

ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور نہ ہی جنت میں داخل ہو سکتے ہیں جب تک کہ سوئی کے ناکے میں اونٹ نہ چلا جائے ۔

اسی وقت اللہ کا فرمان جاری ہوتا ہے کہ اس کا ٹھکانہ زمین کے اندر سجین میں لکھ لو ، پھر کہا جاتا ہے کہ میرے بندے (کی روح) کو زمین کی طرف لوٹا دو کیونکہ میرا ان سے وعدہ ہے کہ میں نے انہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور پھر اسی کی طرف لوٹاؤنگا اور دوبارہ پھر اسی سے نکالوں گا ، پس اس کی روح آسمان سے پھینک

دی جاتی ہے یہاں تک کہ جسم پر گرتی ہے پھر اللہ کے رسول نے اس آیت کی تلاوت کی :

﴿ وَمَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ ٱلطَّيْرُ أَوْ تَهْوِى بِهِ ٱلرِّيحُ فِى مَكَانٍ سَحِيقٍ ﴾ (الحج : ۳۱)

اللہ کے ساتھ جس نے شرک کیا گویا وہ آسمان سے پھینک دیا گیا اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا کسی دور دراز جگہ پھینک دے گی ۔

اب اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے ، واپس ہونے والے لوگوں کی جوتوں کی آہٹ سن ہی رہا ہوتا ہے کہ اسی وقت اس کے پاس سخت ڈانٹنے والے دو فرشتے آتے ہیں اسے ڈانٹتے ہیں اور بٹھاتے ہیں ، پھر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے ؟ وہ گھبرا کر کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا ، پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے ؟ پھر وہی جواب دیتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا ، فرشتے پھر سوال کرتے ہیں کہ جو آدمی تم میں بھیجا گیا تھا تو اس کے بارے میں کیا کہتا ہے ؟ تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا

نام نہیں بتا سکے گا ، کہا جائے گا کہ محمد ؟ تو جواب دے گا کہ افسوس میں نہیں جانتا لوگوں کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے چنانچہ اس سے کہا جائے گا نہ تونے پڑھا اور نہ تونے جانا ۔

اسی وقت آسمان سے منادی آواز دے گا کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لئے جہنم کا بچھونا بچھا دو اور اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دو چنانچہ یہی ہوتا ہے اور اسے جہنم کی گرمی ، تپش اور آگ کی لپٹیں لگنے لگتی ہیں اور اس کی قبر اتنی تنگ ہوجاتی ہے کہ اس کی پسلیاں باہم مل جاتی ہیں۔

پھر اس کے پاس ایک نہایت ہی ڈراؤنی شکل کا انسان آتا ہے جو بدترین لباس میں ہوتا ہے جس کے جسم ولباس سے سڑی ہوئی بدبو نکل رہی ہوتی ہے وہ اس سے کہتا ہے لے اب میرے وقت کے لئے تیار ہو جا ، آج ہی کا تجھ سے وعدہ تھا اب عذاب کے مزے چکھ ، اللہ تعالی تجھے برباد وہلاک کرے بتا تو کون ہے ؟ تیری ہیبت سے تو میں اَدھ مُوا ہو رہا ہوں' وہ کہتا ہے میں تمہارا برا عمل ہوں ۔ اللہ کی قسم مجھے علم ہے کہ تو اللہ کی فرمانبرداری سے بھاگتا اور جی چراتا تھا اور اللہ کی نافرمانیاں کرنے میں بڑا تیز تھا

اللہ تعالی نے اس کا برا بدلہ دیا۔

پھر اس کی قبر میں ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو اندھا ، بہرا اور گونگا ہوتا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گھن ہوتا ہے کہ اگر اسے پہاڑ پر مار دیا جائے تو پہاڑ مٹی بن جائے گا ، اس شخص کو اسی سے مارا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مٹی ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالی اسے اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیتا ہے ، دوبارہ فرشتہ اس کو مارتا ہے جس سے وہ ایسی چیخ مارتا ہے کہ اس کی آواز کو انسانوں اور جنوں کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے ، پھر جہنم کا دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے اور آگ کے بستر بچھا دیئے جاتے ہیں تو اس وقت کہتا ہے یا الہی قیامت نہ قائم کی جائے(۱)۔

---

(۱) یہ حدیث صحیح ہے ائمہ کرام کی ایک جماعت نے اسے روایت کیا ہے میں نے اسے مختلف طرق روایات سے نقل کیا ہے جیسا کہ شیخ البانی حفظہ اللہ نے " احکام الجنائز " میں ذکر کیا ہے ، مزید تفصیل کے لئے ص ۲۰۲ میں دیکھیں ، ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس حدیث کے مختلف الفاظ اور مختلف طرق کا ذکر اپنی تفسیر "ابن کثیر" ج ۲ ' ۱۳۱ ص میں کیا ہے اور اسی حدیث کو ابن حجر نے اپنی کتاب "فتح الباری" ج ۳ ' ۲۳۴-۲۴۰ ص میں کیا ہے جس میں انہوں نے مختلف الفاظ اور مختلف طرق کی طرف اشارہ کیا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی کے آخری لمحات

جس دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کو سخت تکلیف میں دیکھ کر کہا: کہ ہائے میرے ابا جان کی تکلیف! تو ان سے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تمہارے باپ پر آج کے بعد کوئی کرب نہ ہوگا (۱)۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک ڈبہ تھا جس میں اپنے ہاتھوں کو ڈبوتے پھر اپنے چہرے پر پھیرتے ہوئے کہتے تھے:

" لا الہ الا اللّٰہ ، ان للموت سکرات " ۔

اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں یقیناً موت کی سختیاں ہیں (۲)

---

(۱) صحیح بخاری حدیث (۴۴۶۲) ۔

(۲) صحیح بخاری ، حدیث (۴۴۴۹) ۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض بڑھتا گیا یہاں تک کہ گویائی کی سکت نہ رہی صرف اشارہ کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحات آگئے۔

آپ کا سر ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آغوش میں تھا کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما اپنے ہاتھ میں مسواک لے کر آپ ﷺ کے پاس آئے تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان کی طرف دیکھا جس سے حضرت عائشہ ؓ سمجھ گئیں کہ آپ ﷺ کو مسواک کی طلب ہے پھر انہوں نے ان سے مسواک لے کر نرم کیا اور آپ ﷺ نے مسواک کی، جب آپ مسواک کر چکے تو اپنے ہاتھ یا انگلی کو اٹھایا اور نگاہ چھت کی طرف بلند کی اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی طرف کان لگا کر سننے لگیں، آپ ﷺ پڑھ رہے تھے:

" مع الذین انعمت علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین ، اللهم اغفر لی وارحمنی، والحقنی بالرفیق الاعلی، اللهم الرفیق الاعلی " ۔

اے اللہ میرا معاملہ انبیاء ، صدیقین ، شہداء اور نیک لوگوں کے ساتھ کر ، جن پر تو نے انعام کیا ہے اے اللہ تو مجھے بخش

دے ، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلی سے ملا دے اے اللہ رفیق اعلیٰ' اسے تین بار کہا اور یہی آپ ﷺ کے آخری کلمات تھے پھر آپ کا ہاتھ لڑھک گیا اور آپ رفیق اعلیٰ سے جا ملے[1] فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے ابو جان! جنھوں نے رب کی دعوت پر لبیک کہا' اے ابو جان جن کا مسکن جنت الفردوس ہے ، اے میرے ابو جان آپ کی موت کی خبر ہم فرشتہ جبریل کو دیتے ہیں[2] انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۔

فَبَكِّي رســولَ الله يا عينُ عَبْرَةً	ولا أعـرِفَنَّـكِ الدهرَ دِمْعَكِ يَجْمُدُ
وما لك لا تبكين ذا النعمة التي	على النـــاس منهـــا سابـغ يَتَغَمَّـدُ
فجودي عليه بالدموع وأَعْوِلي	لِفقْـدِ الـذي لا مِثْله الـدهرَ يُوجَدُ
ومـا فقـد المـاضون مثل محمدٍ	ولا مثلـه حتـى القيــامــة يُفْقَـدُ

(۱) صحیح بخاری ، حدیث (۴۴۶۳ ، ۴۴۴۹) صحیح مسلم (۲۴۴۴) ۔
(۲) صحیح بخاری ،حدیث (۴۴۶۲) ۔

اے آنکھ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب رو لے،
اور میں زمانے کو ہرگز تمہارے آنسو کے خشک ہونے کی خبر نہیں دونگا ۔

تجھے کیا ہوگیا ہے تو اس ہستی پر نہیں روتی جس کی نعمتیں اور رحمتیں سارے لوگوں پر سایہ فگن تھیں ۔

تو خوب آنسو بہا لے جی بھر کر رولے اس ذات گرامی کی نایابی پر ، جس کا مثیل زمانے میں نہیں ۔

اور گزرے ہوئے لوگوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہیں کھویا اور نہ ہی ان کے مثل قیامت تک کوئی چیز گم ہوگی ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میں عبرت و نصیحت

ارشاد ربانی ہے :

﴿ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ﴾ (الزمر : ۳۹)

بیشک آپ مرنے والے ہیں اور تمام لوگ مرنے والے ہیں ۔

" اللہ تمہیں اس بات کے علم کی توفیق عنایت کرے " اللہ کے رسول کی موت وحیات اور قول وفعل میں اچھا نمونہ ہے اور ان

کے تمام احوال میں ناظرین کے لئے عبرت، اور بصیرت کے طالبین کے لئے بصیرت ، کیونکہ اللہ کے نزدیک آپ سے بزرگ تر کوئی نہیں اس لئے کہ آپ اللہ کے خلیل ، محبوب اور رازداں تھے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ بندے ، رسول اور نبی تھے۔

آپ غور کریں ! کیا اللہ نے آپ کو مدت حیات ختم ہونے کے وقت ذرا بھی فرصت دی ؟ کیا اللہ نے آپ کی موت کو وقت متعینہ سے ایک لمحہ بھی مؤخر کیا ؟ نہیں ، بلکہ اللہ نے مخلوق کی روحوں کے قبض پر مامور فرشتوں کو آپ کی طرف بھیجا پھر ان لوگوں نے آپ کی پاک وشریف روح کو پاک جسم سے نکال کر رحمت ورضوان ، خیرات وحسان کی طرف لیجانے میں جلدی کی بلکہ اللہ کے قریب سچے مقام پر پہنچایا اس کے باوجود جاں کنی کی تکلیف سخت ہوگئی اور موت آگئی اور آپ کی پریشانی بڑھ گئی ، غم کی وجہ سے آواز بلند ہوگئی ، رنگ بدل گیا ، پیشانی پر پسینہ آگیا ، آپ کے بائیں اور دائیں پہلو مضطرب ہوگئے ، یہاں تک کہ حاضرین آپ کی وفات پر رو پڑے ، کیا منصب نبوت نے آپ سے موت کو دفع کیا ؟ اور کیا موت نے انہیں بخش دیا ؟ کہ وہ حق کے طرفدار

تھے ، مخلوق کو خوشخبری دینے اور ڈرانے والے تھے ، ہرگز نہیں بلکہ حکم کے آگے سر جھکا دیا اور لوح محفوظ میں پائی ہوئی چیز کی اتباع کی۔

یہ آپ کا حال تھا جب کہ آپ اللہ کے نزدیک مقام محمود اور حوضِ کوثر والے ہیں ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے شخص ہونگے جو قبر سے نکلیں گے اور قیامت کے روز صاحب شفاعت ہونگے پس حیرت واستعجاب ہے کہ ہم لوگ نصیحت نہیں حاصل کرتے اور نہ ہی ان باتوں پر یقین رکھتے ہیں جو ہمیں ملتی ہیں بلکہ ہم نفسانی خواہشات کے غلام اور منکرات وسیئات کے دلدادہ بن کر رہ گئے ہیں۔

ہم لوگ کیوں نہیں سید المرسلین امام المتقین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے عبرت حاصل کرتے ، شاید ہم اس گمان میں ہیں کہ ہم اس دنیا میں ہمیشہ رہیں گے یا پھر ہمیں یہ وہم ہے کہ ہم اللہ کے نزدیک اپنے برے اعمال کے باوجود باعزت ہیں ، ہرگز نہیں . . . بہت بعید ہے ، بلکہ ہمیں یہ یقین کرنا چاہئے کہ ہم سب لوگ ایسی جہنم سے گزارے جائیں گے کہ جس سے صرف

پرہیزگار ہی بچ سکیں گے[1]۔

جاں کنی کے بعض مناظر

جاں کنی کا ایک منظر

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب کی وفات کے وقت ان کے پاس آئے تو ابو جہل اور عبداللہ بن ابی کو پایا ، آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب سے کہا لاالہ الا اللہ کہہ دیجئے میں اس کلمہ کو اللہ کے یہاں آپ کے لئے حجت بناؤںگا تو ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی بولے کہ اے ابو طالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر رہے ہو؟ بارہا اللہ کے رسول ﷺ ابو طالب پر اس کلمہ کو پیش کرتے رہے اور وہ لوگ اپنی بات دہراتے رہے یہاں تک کہ آخر میں ابو طالب نے ان لوگوں سے یہ کہا کہ وہ عبد المطلب کے

(۱) دیکھئے احیاء علوم الدین جلد ۲ / ۲۷۵ ، ۲۷۶

دین پر ہے اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " اللہ کی قسم ، میں اس وقت تک آپ کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتا رہوں گا جب تک کہ روک نہ دیا جاؤں " جس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔

﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن يَسْتَغْفِرُوا۟ لِلْمُشْرِكِينَ ﴾

(التوبۃ : ۱۱۳)

پیغمبر اور دوسرے مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعائیں مانگیں ، نیز یہ بھی اس سلسلے میں نازل ہوئی :

﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَـٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴾ (القصص : ۵۶)

آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالی ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے[1]۔

---

(۱) صحیح بخاری (۳۸۸۴) صحیح مسلم (۲۴) ۔

یہ واقعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ دوست واحباب کی صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے کیونکہ ایک دوست اپنے دوست کو گمراہ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے جہنم میں پہنچا دیتا ہے ، اللہ اپنی پناہ میں رکھے ۔

صحیحین میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین میں لڑائی ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں ایک شخص ایسا تھا جو ہر کمزور اور طاقتور کو اپنی تلوار کی ضرب سے موت کی نیند سلادیتا تھا پس لوگوں نے کہا کہ ہم میں سے کسی نے وہ کام نہیں کیا جو فلاں نے کیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ وہ جہنمی ہے ان لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ میں اس کا دوست ہوں پھر اس کے پیچھے لگ گیا چنانچہ اس بہادر شخص کو سخت زخم لگا تو اس نے موت کے لئے جلدی کی اور اپنی تلوار کے دستہ کو زمین پر اور اس کی نوک کو اپنے سینے پر رکھا پھر خود کو اپنی تلوار پر گرا کر اپنے آپ کو ہلاک کر دیا چنانچہ وہ آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور پورا واقعہ آپ سے بیان کیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" کہ یقیناً آدمی ایسا کام کرتا ہے جو لوگوں کی نگاہوں میں جنتیوں والا عمل دکھائی دیتا ہے لیکن وہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے اور یقیناً آدمی ایسا کام کرتا ہے جو لوگوں کی نظروں میں جہنمیوں والا عمل دکھائی دیتا ہے لیکن وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے " ۔

اور امام بخاری نے ایک روایت میں یہ زیادہ کیا ہے : " انما الاعمال بالخواتیم " یعنی اعمال کا دار ومدار خاتمہ پر ہے ۔

یہ واقعہ نفس اور اس کی گردش سے بچے رہنے نیز خواہشات نفس اور اس کی طرف مائل ہونے سے خبردار کرتا ہے اور یہ کہ آدمی اپنے نیت کی اصلاح پر توجہ دے ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا جب وہ بیمار ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بچے کی عیادت کرنے کے لئے آئے اور سر کے قریب بیٹھے ، اسلام کو اس پر پیش کیا اور کہا : اسلم " اسلام قبول کر لو ، بچے نے اپنے والد کی طرف دیکھا جو اس کے قریب ہی تھے تو باپ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ابو القاسم کی بات مان لو ، پس اسلام قبول کر لیا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ

کہتے ہوئے کھڑے ہوئے : " ساری تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اسے جہنم سے بچا لیا(۱)

حالت نزع میں انسان کی کیفیت

بعض اہل علم نے موت اور جاں کنی کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے :

جان لو ! حقیقت میں جاں کنی کی سخت تکلیف کو وہی شخص جان سکتا ہے جس کا اس سے سابقہ پڑا ہو اور جس کا سابقہ نہیں پڑا ہے وہ اپنے اوپر پیش آمدہ آلام ومصائب پر قیاس کرکے جان سکتا ہے -

نزع کی تکلیف بالذات روح پر حملہ آور ہوتی ہے پھر اس کے تمام اجزاء کو یہاں تک کہ ہر رگ ، ہر پٹھہ ، ہر جوڑ ، ہر بال

---

(۱) صحیح بخاری ۳/۱۷۶ ، صحیح مسلم (۳۰۹۵) -

کی جڑ، ہر چمڑی اور سر سے پیر کے تلوؤں تک کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے ۔

جاں کنی کی تکلیف کو بیان نہیں کیا جاسکتا یہاں تک کہ لوگوں نے کہا ہے کہ موت کی تکلیف تلوار کی ضرب، آری اور قینچی کی کاٹ سے بھی سخت ہوتی ہے کیونکہ آری یا تلوار کی ضرب سے جو تکلیف ہوتی ہے وہ جسم اور روح کے باہمی تعلق کی وجہ سے ہوتی ہے اب تصور کیجئے کہ یہ حالت خود روح پر طاری ہو تو تکلیف کی کیا کیفیت ہوگی ۔

تلوار کی زد میں آنے والا شخص مدد طلب کرتا ہے، اپنی زبان اور دل میں قوت باقی رہنے کی وجہ سے چیخ مارتا ہے، لیکن جاں کنی میں پڑنے والا شخص جس کی آواز اور چیخ ختم ہوجاتی ہے نیز اس کی قوت اور اعضاء کمزور پڑ جاتے ہیں اس لئے کہ تکلیف کی شدت اس کے سینے تک پہنچ جاتی ہے یہاں تک کہ پورا جسم تکلیف زدہ ہو جاتا ہے پھر تمام اعضاء و جوارح کو نیم جاں کر دیتا ہے اور استغاثہ کی ساری قوت ختم ہوجاتی ہے ۔

موت کی تکلیف عقل کو ناکارہ، زبان کو گنگ اور اعضاء کو

کمزور کر دیتی ہے اور حالت نزع کا شکار راحت کی خاطر چیخ وپکار وغیرہ کرنا چاہتا ہے لیکن اسے اس کی طاقت نہیں رہتی اور اس میں اگر کچھ طاقت باقی رہ جاتی ہے تو اس کے سینے اور حلق سے روح قبض کیے جانے کے وقت گڑگڑاہٹ اور آواز سنائی دیتی ہے نیز رنگ فق پڑ جاتا ہے' تکلیف پورے جسم میں پھیل جاتی ہے یہاں تک کہ آنکھ کی سیاہی پلک کی طرف چڑھ جاتی ہے زبان اپنی جڑ کی طرف کھنچ جاتی ہے اور انگلیوں کے پور نیلے پڑ جاتے ہیں ، اب ایسے جسم کا حال نہ پوچھئے جس کی تمام رگیں کھنچ چکی ہوں پھر جسم کے تمام اعضاء آہستہ آہستہ بے جان ہوجاتے ہیں ، پہلے اس کے دونوں قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں پھر دونوں پنڈلیاں پھر دونوں ران اور ہر عضو پر سختی پر سختی اور تکلیف پر تکلیف طاری ہوتی جاتی ہے کہ روح نرخرے تک پہنچ جاتی ہے اب اس کی نگاہ دنیا وما فیہا سے کٹ جاتی ہے اس پر توبہ کا دروازہ بند ہوجاتا ہے اور ندامت وحسرت اسے گھیر لیتی ہے[1]۔

---

(۱) احیاء علوم الدین جلد ۴ صفحہ ۴۶۱ ۔

گزرے ہوئے لوگوں کے حالات میں جاں کنی کے مناظر

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آئیں اور یہ شعر پڑھا :

لعمرُكَ ما يُغني الثراءُ عن الفتى إذا حشرجتْ يوماً وضَاقَ بها الصَّدْرُ

تیری عمر کی قسم جب جاں کنی کے وقت گھنگرو بولنے لگے گا اور دل تنگ ہوجائے گا تو نوجوانوں کو ان کا مال کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے کو کھولا اور کہا کہ ایسا نہ کہو ، بلکہ تم یہ کہو :

﴿ وَجَآءَتۡ سَكۡرَةُ ٱلۡمَوۡتِ بِٱلۡحَقِّۖ ذَٰلِكَ مَا كُنتَ مِنۡهُ تَحِيدُ ﴾

(ق : ۱۹)

اور موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آپہنچی ، یہی ہے جس سے تو بدکتا پھرتا تھا ۔

دیکھو ، یہ میرے دو کپڑے ہیں انہیں دھو لو ، اسی میں مجھے کفنانا کیونکہ زندہ لوگ مردوں کے بنسبت نئے کپڑوں کے زیادہ ضرورت مند ہوتے ہیں[۱]۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو حضرت عمر

---

(۱) الثبات عند الممات ، لابن الجوزی صفحہ ۹۹ ۔

رضی اللہ عنہ کا سر میری آغوش میں تھا تو عمر نے فرمایا کہ میرے سر کو زمین پر رکھ دو ، میں نے گمان کیا کہ شاید ناگواری کی وجہ سے کہہ رہے ہیں ، اس لئے میں نے نہیں رکھا پھر فرمایا کہ میرے رخسار کو زمین پر رکھ دو ، میرے اور میری ماں کے لئے ہلاکت ہے اگر اللہ مجھے نہ بخشے(۱)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

حضرت ہمام ؒ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو وہ رونے لگے ، ان سے کہا گیا ، اے ابو ہریرہ ! کون سی چیز آپ کو رلا رہی ہے ؟ فرمایا :

زاد راہ کی کمی ، سفر کی مسافت اور دشوار گزار گھاٹی جس کی انتہا جنت ہے یا جہنم(۲)۔

---

(۱) وصایا العلماء عند حضور الموت للربعی صفحہ ۴۷۔

(۲) وصایا العلماء عند حضور الموت للربعی ص ۵۸۔

حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

حضرت ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا تو فرمایا :

تم لوگ مجھ پر مت روؤ کیونکہ میں نے اسلام قبول کرنے کے بعد کوئی گناہ نہیں کیا (۱) ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جاں کنی

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ عمران کے والد ذکوان نے بیان فرمایا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مرض الموت کے وقت ان کے پاس آنے کے لئے اجازت طلب کی ، ذکوان کہتے ہیں پس میں داخل ہوا تو ان کے بھائی عبدالرحمن کے لڑکے عبداللہ ان کے سر کے قریب بیٹھے ہوئے تھے ، میں نے کہا : ابن عباس اجازت طلب کر رہے ہیں تو آپ فرماتی ہیں

---

(۱) وصایا العلماء عند حضور الموت للربعی ص ۹۱۔

" مجھے ابن عباس سے کوئی ضرورت ہے اور نہ ہی اس بات کی حاجت کہ وہ میری خوبی اور صفائی بیان کریں تو عبداللہ نے کہا : اے ماں ! ابن عباس تیری صالح اولاد میں سے ہیں جو تجھے الوداع اور سلام کہہ رہے ہیں تو فرمایا کہ اگر تم چاہو تو انہیں اجازت دیدو ۔ راوی کا بیان ہے کہ ابن عباس آئے اور بیٹھے پھر فرمایا : کہ اے عائشہ خوش ہوجاؤ ، اللہ کی قسم آپ کی روح جسم سے نکلتے ہی آپ کی ہر پریشانی ختم ہو جائے گی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے احباب سے ملاقات کر لیں گی ، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اے ابن عباس ایسا کیسے کہہ رہے ہو ؟ فرمایا : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عورتوں میں آپ سب سے زیادہ محبوب ، پاکباز وپاک طینت تھیں اسی لئے اللہ کے رسول زیادہ محبت کرتے تھے ، جب آپ کا ہار غزوہ ابوا کی رات گر گیا تو رسول اللہ نے اس کو تلاش کرنے میں صبح کر دی تاکہ وہ مل جائے اور لوگوں کا پانی ختم ہوگیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی :

﴿ فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا ﴾ (النساء : ۴۳)

پس تم لوگ پاک مٹی سے تیمم کرو۔

یہ آیت آپ کی وجہ سے نازل ہوئی ورنہ اس امت کو یہ رخصت نہ ملی ہوتی' پھر اللہ نے آپ کی برأت سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی اور کوئی مسجد ایسی نہیں کہ جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہو اور آپ کی برأت کی آیتیں رات اور دن کے حصوں میں تلاوت نہ کی جاتی ہوں ، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا : اے ابن عباس ! رہنے بھی دیں اللہ کی قسم میں تمنا کرتی ہوں کہ میں کچھ نہ ہوتی(۱)!

حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابن ابی سرح کی جاں کنی کا وقت آیا تو وہ مقام رملہ پر تھے اور وہاں فتنہ کے خوف سے بھاگ کر گئے تھے ، رات کے وقت لوگوں سے پوچھنے لگے کہ کیا صبح ہوگئی ؟ تو کہتے نہیں ، جب صبح ہوئی تو کہا کہ اے ہشام ! دیکھو مجھے صبح کی ٹھنڈک کا احساس ہو رہا ہے ، پھر

---

(۱) نزھۃ الفضلاء تہذیب سیر اعلام النبلاء صفحہ ۱۳۰۔

کہا: اے اللہ! تو میرا خاتمہ صبح میں کر' پھر وضو کیا اور نماز پڑھی ، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ العادیات پڑھی اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد اور کوئی سورت' دائیں طرف سلام پھیرا اور بائیں سلام پھیرنے ہی والے تھے کہ روح قفص عنصری سے پرواز کر گئی ، اللہ ان سے راضی ہو[1]۔

ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی جاں کنی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اپنی وفات کے وقت بلایا اور کہنے لگیں کہ سوکنوں میں جو حسد اور جلن ہوتی ہے وہ ہم میں بھی تھی اللہ ہم لوگوں کے گناہوں کو معاف کرے ، تو میں نے کہا: اللہ تعالی آپ کو معاف کرے ، درگزر فرمائے ، اور آپ کے لئے آسانی کرے ، پھر فرمایا: تم نے مجھے خوش کر دیا اللہ تعالی تمہیں بھی خوش رکھے ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی اسی طرح کا پیغام بھیجا[2]۔

---

(۱) نزهة الفضلاء تهذيب سير اعلام النبلاء ص ۲۱۴ ـ

(۲) تاریخ دمشق ، تراجم النساء ص ۹۲ ـ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ابو درداء رضی اللہ عنہ کی جاں کنی کا وقت آ پہنچا تو کہنے لگے: میرے آج کے اس دن جیسے دن کے لئے کون عمل کرے گا، میری آج کی اس کیفیت جیسی کیفیت کے لئے کون تیاری کرے گا۔[1]

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی وفات ۳۲ھ میں ہوئی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرمایا: جب حذیفہ رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا تو بولے: "میرا محبوب تنگی کے عالم میں میرے پاس آیا اب پشیمانی کا کوئی فائدہ نہیں، مجھے نہیں معلوم کہ میرے بعد کیا ہو گا، اس اللہ کا شکر ہے کہ جس نے مجھے فتنے، اس کے قائدین اور اس میں شامل لوگوں سے پہلے موت دی"۔

---

(۱) نزھۃ الفضلاء (ص ۱۶۱)۔

حضرت نزال بن سبرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت حذیفہؓ نے اپنی موت کے وقت کیا کہا ؟ انہوں نے فرمایا کہ جب صبح ہوئی تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا : "میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں جہنم کی طرف لے جانی والی صبح سے" تین بار کہا' پھر فرمایا : میرے لئے دو سفید کپڑے خریدو کیونکہ وہ دونوں میرے اوپر تھوڑی دیر رہیں گے پھر انہیں اس سے اچھے میں بدل دیا جائے گا یا وہ بری طرح سے چھین لئے جائیں گے (۱)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

حضرت عوانہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا تعجب ہے کہ موت جب کسی پر آتی ہے اور عقل اس کے ساتھ ہوتی ہے تو کیوں نہیں وہ موت کی صفت بیان کر سکتا ؟ پھر جب ان کی موت کا وقت آیا تو ان کے بیٹے نے اپنے والد کو وہ قول یاد دلایا اور کہا کہ ابو جان ! موت کی صفت بیان کریں کہ کیسے آتی ہے؟

---

(۱) نزھۃ الفضلاء ، ص ۱۶۴ ۔

فرمایا کہ اے بیٹے ! موت اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہے کہ اس کی صفت بیان کی جائے ، لیکن میں تمہارے لئے اس کی صفت بیان کرتا ہوں " میں ایسا محسوس کرتا ہوں جیسے رضوی پہاڑ میری گردن پر معلق ہے میرے پیٹ میں کانٹا ہے اور میری روح سوئی سے نکل رہی ہے ۔

عبداللہ بن صالح روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے یعقوب بن عبدالرحمن نے کہا اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی وفات قریب ہوئی تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں اور رو پڑے تو ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا: اے ابو جان! مجھے معلوم ہے کہ جب بھی آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی تکلیف وپریشانی آئی ہے تو آپ نے صبر و تحمل سے کام لیا ہے، باپ نے کہا : اے بیٹے ! تیرے باپ پر تین پریشانیاں آئی ہیں ان میں پہلی عمل کا انقطاع ، دوسری مطلع کی ہولناکی ، تیسری اقرباء کا فراق اور ان میں یہ سب سے آسان ہے ، پھر کہا : اے اللہ تو نے حکم دیا تو میں نے کوتاہی کی ، اور تو نے منع کیا تو میں نے

نافرمانی کی ، اے اللہ تیری صفت تو عفو ودرگذر ہے[1]۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

حکیم بن حزام کی موت کے وقت کچھ لوگ ان کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ کہہ رہے تھے : " اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں یقیناً میں تجھ سے خوف کھاتا تھا لیکن آج تجھ سے پُر امید ہوں "[2]۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

عیینہ بن عبدالرحمن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ، فرمایا کہ جب ابو بکرہ کو تکلیف وپریشانی لاحق ہوئی تو ان کے بیٹوں نے ڈاکٹر بلانے کے لئے باپ سے پوچھا ، باپ نے انکار کر دیا ، پھر جب موت طاری ہوئی تو کہا : تم لوگوں کے ڈاکٹر کہاں ہیں ؟ اگر وہ سچے ہیں تو اس موت کو واپس کر دیں[3]۔

---

(۱) نزھۃ الفضلاء ، ص ۲۱۹۔
(۲) نزھۃ الفضلاء ، ص ۲۱۹۔
(۳) نزھۃ الفضلاء ، ص ۲۰۸۔

ایک نوجوان صحابی کی جاں کنی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان شخص کے پاس آئے اس حال میں کہ وہ جاں کنی کے عالم میں تھا ، آپ نے اس سے پوچھا ، کس طرح تم اپنے کو پاتے ہو ؟ کہا: میں اللہ سے پر امید ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں ، تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ایسے موقع پر کسی بندے کے دل میں دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں ، مگر جس چیز سے وہ پُر امید ہے اسے اللہ عنایت کر دے گا اور جس چیز سے خائف ہے اس سے امان میں رکھے گا[1]۔

ایک اور صحابی کی جاں کنی

ایک صحابی اپنی موت کے وقت رونے لگے ان سے سوال کیا گیا ، تو کہا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے " بیشک اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کو دونوں مٹھیوں میں لیا اور

---

(۱) الثبات عند الممات ، ص ٦٧۔

فرمایا یہ لوگ جنتی ہیں اور یہ جہنمی " اور میں نہیں جانتا کہ میں کس مٹھی میں تھا ؟ [1]۔

عبرت و نصیحت

یہ صحابہ کرام کی وہ جماعت ہے جن سے اللہ تعالی راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے ، یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالی نے اپنے نبی کی رفاقت کے لئے منتخب فرمایا ، انبیاء ورسل کے بعد یہ مخلوق میں سب سے افضل ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی بلکہ بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ جن پر بھی صحابہ کا اطلاق ہوتا ہے اور ان کی موت اسلام پر ہوئی ہے تو وہ جنتیوں میں سے ہیں ۔

میرے عزیز بھائی اور بہن ! باوجود کہ صحابہ کرام کا مقام بہت بلند ہے ان کے جاں کنی کے وقت کی بہت سی نصیحتوں اور عبرتوں سے پر کلمات آپ کی نگاہوں سے گزر چکے ہیں ، نیک عمل اور جنت کی بشارت ملنے کے باوجود موت کے وقت ان میں سے

---

(۱) جامع العلوم والحکم ، ص ۱۷۳۔

بعض یہ تمنا کر رہے ہیں کہ وہ پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے ، بعض وہ ہیں کہ اللہ تعالی کے سامنے پیش ہونے کے تصور سے شدید خوف زدہ ہیں اور بعض وہ ہیں کہ اللہ رحمن ورحیم کے سامنے ان کے دل خوف وخشوع اور انکساری سے لبریز ہیں ۔

ان چیزوں کا صدور ان نفوس قدسیہ سے ہوا ہے جنہیں صحبتِ رسول ، نصرت دین اور نیک اعمال کی توفیق ملی ، پھر ہماری موجودہ صورتحال کا کیا عالم ہوگا . . . اگر آپ غور کریں تو معلوم ہوجائے گا کہ ہم نے دو برائیاں ایک ساتھ جمع کر رکھی ہیں ، ایک اعمال صالحہ میں تقصیر وتفریط ، دوسری گناہوں اور برائیوں میں غلو ، پھر ہم اللہ تعالی کے سامنے پیش ہونے اور ان ہولناکیوں اور مشکلات سے مامون ہوگئے جو ہمارے سامنے ہیں۔ کیسے ؟ حالانکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

﴿وَبَدَا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا۟ يَحْتَسِبُونَ﴾ (الزمر : ۴۷)

اور ان کے سامنے اللہ تعالی کی طرف سے وہ ظاہر ہوگا جس کا گمان بھی انہیں نہ تھا۔

ہم گمراہی اور فریب سے اللہ تعالی کی پناہ چاہتے ہیں ۔

بعض اسلاف کی جاں کنی کے مناظر

حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

مصعب کا بیان ہے کہ عامر نے موذن کی اذان سنی حالانکہ ان پر نزع کی کیفیت طاری تھی ، پھر بھی انہوں نے کہا کہ میرا ہاتھ پکڑو پھر مسجد میں داخل ہوئے اور امام کے ساتھ مغرب کی ایک رکعت پڑھی پھر انتقال کر گئے ، اللہ ان سے راضی ہو[1]۔

کیا ہوگیا ہے ان لوگوں کو جو نمازوں سے پیچھے رہتے ہیں حالانکہ وہ فارغ البالی ، عیش وعشرت اور صحت وعافیت کی نعمتوں سے ہمکنار ہیں ۔

---

(۱) نزھۃ الفضلاء ، ص ۴۸۴ ۔

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

حزم قطعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مالک کی جاں کنی کے وقت ہم ان کے پاس گئے انہوں نے اپنی نگاہ اٹھائی اور کہا :

اے اللہ تو خوب جانتا ہے کہ میں نے خواہشات نفس اور پیٹ کے لئے زندگی کو پسند نہیں کیا(۱) .

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کی جاں کنی

امام شافعی رحمہ اللہ کے شاگرد مزنی کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی جاں کنی کے وقت میں ان کے پاس گیا اور کہا : اے ابو عبداللہ : آپ کی طبیعت کیسی ہے ؟ انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور کہا :

میں دنیا سے کوچ کر رہا ہوں ، دوستوں کو داغِ مفارقت دیئے جا رہا ہوں ، برے اعمال سے ملاقات ہونے والی ہے اور اللہ تعالی کا سامنا ہونے والا ہے ، مجھے نہیں معلوم کہ میری روح جنت کی طرف جائے گی کہ میں اسے مبارکباد دوں یا جہنم کی طرف جائے

---

(۱) نزھۃ الفضلاء ، ص ۴۹۷ ۔

گی کہ میں اس کی تعزیت کروں ، پھر رو پڑے اور یہ اشعار پڑھنے لگے :

ولما قسى قلبي وضاقتْ مذاهبي — جَعلتُ رَجائي دُونَ عَفوِكَ سُلَّما
تعاظَمَني ذَنبي فَلمَّا قَرَنْتُه — بِعَفوِكَ رَبِّي كان عَفوُكَ أعْظَمَا
فما زلتَ ذا عَفوٍ عن الذَّنب لم تَزَلْ — تجودُ وتَعْفُو مِنَّةً وتَكَرُّما
ولولاكَ لم يُغوىٰ بإبليسَ عابِدٌ — فكيفَ وقد أغوى صَفِيَّكَ آدَما
وإنِّي لآتي الذَّنبَ أعرِفُ قَدْره — وأعلَمُ أنَّ اللهَ يعفُو تَرَحُّما[1]

اور جب میرا دل سخت ہوگیا اور کوششوں کے دروازے بند ہوگئے تو میں نے اپنی ساری امیدوں کو تیرے عفو ودرگذر سے وابستہ کر دیا ۔

مجھے اپنے گناہ بہت زیادہ لگے مگر جب میں نے اس کا تیرے عفو ودرگذر سے مقارنہ کیا تو تیرا عفو ودرگذر کہیں زیادہ لگا ۔

تو ہمیشہ گناہوں کو بخشتا رہا ہے اور تو اسی طرح احسان وکرم کے ساتھ اپنے عفو ودرگذر کو جاری رکھ ۔

اگر تو نہ ہوتا تو ابلیس کے ذریعہ کوئی عبادت گذار گمراہ نہ ہوا

---

(۱) نزهة الفضلاء ، ص ۷۴۰ ۔

ہوتا حالانکہ ابلیس نے تیرے برگزیدہ بندہ آدم علیہ السلام کو گمراہ کیا۔
بلاشبہ میں گناہوں کا پتلا ہوں اور مجھے اس کی مقدار معلوم ہے نیز یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ تعالی رحم کرتے ہوئے معاف فرما دے گا۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی جاں کنی

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنی موت کے وقت کہا کہ اے رحم فرمانے والے مجھ پر رحم فرما، میں دنیا والوں کے درمیان مغلوب ہوں اور اپنے نفس کا معالجہ کر رہا ہوں[1]

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی جاں کنی

اسماعیل بن ابی اویس نے فرمایا: امام مالک رحمہ اللہ بیمار پڑے تو میں نے اپنے گھر کے بعض افراد سے پوچھا کہ موت کے وقت انہوں نے کیا کہا؟ گھر والوں نے جواب دیا کہ کلمہ شہادت پڑھا، پھر کہا:

﴿ لِلَّهِ ٱلۡأَمۡرُ مِن قَبۡلُ وَمِنۢ بَعۡدُ ﴾ (الروم: ۴)

(۱) وصایا العلماء، ص ۹۹۔

اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی اختیار اللہ تعالی ہی کا ہے۔ پھر اللہ تعالی سے جا ملے [1]۔

حضرت امام احمد رحمہ اللہ کی جاں کنی

عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد کی موت قریب ہوئی تو میں ان کے پاس بیٹھا تھا اور میرے ہاتھ میں ایک کپڑا تھا جس سے میں ان کی داڑھی باندھنے کا ارادہ رکھتا تھا ، وہ پسینہ سے شرابور ہوتے پھر افاقہ ہوتا ، آنکھیں کھولتے اور پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہتے ابھی نہیں ، ایک اور مرتبہ اسی طرح کہا جب تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو میں نے پوچھا ، اے ابو جان ! اس وقت آپ کس سے مخاطب تھے ؟ کہ آپ کو پسینہ آگیا تھا یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگے کہ آپ کی روح قفص عنصری سے پرواز کر گئی ہے پھر آپ اسی طرح سے دوبارہ کہتے ابھی نہیں ، تو انہوں نے جواب دیا :

اے لخت جگر !کیا تم جانتے ہو ؟ میں نے جواب دیا نہیں ،

(۱) سیر اعلام النبلاء ، ۸ / ۴۸ - ۱۳۵ ـ

تب انہوں نے کہا کہ ابلیس (اس پر اللہ کی لعنت ہو) میرے پاس کھڑا تھا اور مجھ پر غصہ سے انگلیاں چبا رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے احمد ! تم مجھ سے بچ نکلے ، میں نے اس سے کہا ، ابھی نہیں ، یہاں تک کہ میری موت آجائے (۱)۔

یہ امام اہل سنت کا حال تھا کہ شیطان ایسے نازک وقت میں انہیں فتنہ میں ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو خیر وشر میں امتیاز نہیں کرتے اور ظلم وزیادتی سے باز نہیں آتے ۔

حضرت محمد بن واسع کی جاں کنی

حزم قطعی کا بیان ہے کہ جاں کنی کے وقت ابن واسع نے کہا: اے بھائیو !کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کہاں لے جایا جارہا ہوں ؟ اللہ کی قسم جہنم کی طرف ، یا پھر اللہ تعالی میری مغفرت فرما دے (۲)۔

---

(۱) الثبات عند الممات ص ۱۶۰ ۔

(۲) نزھۃ الفضلاء ، ص ۵۲۶ ۔

حضرت عبدالرحمن بن اسود کی جاں کنی

حکم سے روایت ہے کہ جب عبدالرحمن بن اسود پر جاں کنی کی کیفیت طاری ہوئی تو رونے لگے ، ان سے پوچھا گیا تو فرمایا :

آہ ! کہاں گئی میری نماز اور کہاں گئے میرے روزے ، اور تلاوت کرتے ہوئے اللہ سے جا ملے [1]۔

حضرت ابو حازم اعرج کی جاں کنی

محمد بن مطرف سے روایت ہے کہ ابو حازم کی جاں کنی کے وقت ہم ان کے پاس گئے اور ان کی خیروعافیت دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا : میں بخیر وعافیت ہوں اور اللہ تعالی سے پُر امید ہوں اور اس سے حسنِ ظن رکھتا ہوں ، اللہ تعالی کی قسم وہ دونوں شخص برابر نہیں ہوسکتے ایک وہ جو اپنی آخرت بنانے کے لئے صبح وشام دوڑ دھوپ کرتا ہے اور موت آنے سے پہلے اپنے نیک اعمال آگے بھیجتا رہتا ہے یہاں تک کہ آخرت قائم ہوجائے تو یہ

---

(۱) نزھۃ الفضلاء ، ص ۴۶۳ ۔

آخرت کا استقبال کرے گا اور آخرت اس کا استقبال کرے گی ، اور دوسرا وہ شخص جو دوسرے کی دنیا بنانے کے لئے صبح وشام دوڑ دھوپ کرتا ہے اور آخرت کی طرف اس حال میں لوٹتا ہے کہ آخرت میں اس کا کوئی حصہ بخرا نہ ہوگا[1]۔

حضرت احمد بن خضرویہ کی جاں کنی

محمد بن حامد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں احمد بن خضرویہ کے پاس بیٹھا تھا اور وہ حالتِ نزع میں تھے ، کسی مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور کہا : اے میرے بیٹے ! وہ دروازہ جسے میں ۹۵ سال سے کھٹکھٹا رہا تھا وہ میرے لئے اب کھلنا چاہتا ہے اور میں نہیں جانتا کہ وہ میری نیک بختی کی علامت ہوگی یا بدبختی کی ، اور اس کا جواب میں کہاں سے دوں[2]۔

---

(۱) نزهة الفضلاء ، ص ۵۲۵۔

(۲) الثبات عند الممات ، ص ۱۷۰۔

حضرت ابو جعفر قرطبی کی جاں کنی

قرطبی نے بیان کیا کہ میں نے اپنے شیخ امام ابو العباس احمد بن عمر قرطبی سے اسکندریہ میں سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں اپنے شیخ کے بھائی ابو جعفر بن محمد بن محمد قرطبی کے پاس قرطبہ میں حاضر ہوا اور وہ حالت نزع میں تھے ، ان سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ کہو تو وہ کہتے تھے ، نہیں ، نہیں ، پھر جب انہیں افاقہ ہوا تو ہم نے انہیں یہ بات یاد دلائی تو فرمایا کہ میرے پاس دو شیطان آئے ایک دائیں طرف سے اور ایک بائیں طرف سے ، ان میں سے ایک کہہ رہا تھا کہ یہودی ہوکر مرو کیونکہ یہی سب سے بہتر دین ہے اور دوسرا کہہ رہا تھا کہ نصرانی ہوکر مرو کیونکہ یہی سب سے بہتر دین ہے ، تو میں ان دونوں کو جواب دے رہا تھا ، نہیں ، نہیں . . مجھ سے تم دونوں یہ بات کہہ رہے ہو (۱) ۔

---

(۱) التذکرۃ فی احوال الموتی والآخرۃ ، ص ۵۷ ۔

علاء بن زیاد کی جاں کنی

جب علاء بن زیاد پر جاں کنی طاری ہوئی تو رونے لگے ان سے پوچھا گیا کس چیز نے آپ کو رلایا ؟ جواب دیا : اللہ کی قسم ، میں پسند کرتا تھا کہ موت کا استقبال توبہ سے کروں ، لوگوں نے عرض کی : تو تم کرو (اللہ تم پر رحم فرمائے) چنانچہ پانی مانگا اور وضو کیا ، پھر اپنے لئے نیا کپڑا طلب کیا اور اسے پہنا پھر قبلہ رو ہوئے اور اپنے سر سے دو بار یا اسی کے لگ بھگ اشارہ کیا پھر لیٹ گئے اور وفات پاگئے[1]۔

عامر بن عبد اللہ کی جاں کنی

جب عامر بن عبد اللہ پر موت کی کیفیت طاری ہوئی تو رونے لگے اور فرمایا : ایسی پچھاڑنے کی جگہ کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیئے ، اے اللہ میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں کمی اور

(۱) لطائف المعارف ، ص ۵۷۵ ۔

زیادتی میں ، اور تمام گناہوں سے تیری طرف رجوع کرتا ہوں ، اللہ کے علاوہ کوئی معبود (حقیقی) نہیں ، پھر اس کلمہ کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ وفات پاگئے ، اللہ ان پر رحم فرمائے (۱)۔

ابو عبدالرحمن السلمی کی جاں کنی

ابو عبدالرحمن السلمی نے اپنی موت سے پہلے کہا : کیسے میں اپنے رب سے امید نہ رکھوں جب کہ میں نے اس کے لئے اسّی سال تک رمضان کے روزے رکھے (۲)۔

ابو بکر بن عیاش کی جاں کنی

ابو بکر بن عیاش نے اپنی موت کے وقت اپنے بیٹے سے کہا : کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالی تمہارے باپ کو ضائع کر دے گا جو چالیس سال تک قرآن کریم کو ہر رات ختم کرتا رہا (۳)۔

---

(۱) لطائف المعارف، ص ۵۷۵۔

(۲) جامع العلوم والحکم ، ص ۴۷۶۔

(۳) جامع العلوم والحکم ، ص ۴۷۶۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کی جاں کنی

جب ابراہیم نخعی کی موت کا وقت آیا تو رونے لگے ، کہا گیا : اے ابو عمران کس چیز نے آپ کو رلایا ؟ فرمایا : کیوں نہ روؤں اس حال میں کہ میں اپنے رب کے پیغامبر کا منتظر ہوں ، میں نہیں جانتا کہ وہ مجھے جنت کی بشارت دیں گے یا جہنم کی (۱) ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی جاں کنی

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنی موت کے وقت کہا مجھے بٹھا دو ، تو لوگوں نے انہیں بٹھا دیا ، پس فرمایا کہ میں ہی ہوں جس کو تو نے حکم دیا تو کوتاہی کی اور منع کیا تو نافرمانی کی ، لیکن اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود (حقیقی) نہیں ، پھر اپنے سر کو اٹھایا اور تیز نظر سے دیکھا ، لوگوں نے ان سے کہا : اے امیر المومنین ! آپ تیز نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں ، امیر المومنین نے کہا : میں اپنے سامنے ایک جماعت دیکھ رہا ہوں جو انسانوں میں سے ہے نہ

---

(۱) وصایا العلماء ، ص ۱۰۸ ۔

جنات میں سے ' پھر ان کی روح قفص عنصری سے پرواز کر گئی۔ اللہ ان پر رحم فرمائے - اور لوگوں نے کسی کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

﴿ تِلْكَ ٱلدَّارُ ٱلْـَٔاخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَٱلْعَٰقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴾ (القصص : ۸۳)

آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لئے مقرر کر دیں گے جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں، پرہیزگاروں کے لئے نہایت ہی عمدہ انجام ہے (۱)۔

حضرت ابو زرعہ رحمہ اللہ کی جاں کنی

ابو جعفر تستری نے کہا : ہم ابو زرعہ کے پاس اس حال میں آئے کہ وہ جاں کنی کے عالم میں تھے اور ان کے پاس ابو حاتم ، محمد بن مسلم ، منذر شاذان اور علماء کی ایک جماعت موجود تھی تو لوگوں نے تلقین والی حدیث بیان کی ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا

---

(۱) لطائف المعارف ، ص ۵۸۷ ۔

ارشاد ہے " اپنے مردے کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو " (۱)۔

پس لوگ ابو زرعہ سے شرم محسوس کرنے لگے اور ڈرے کہ انہیں تلقین کریں ، لوگوں نے کہا : لاؤ حدیث کو ذکر کرتے ہیں ، تو محمد بن مسلم نے کہا : ہم سے بیان کیا ضحاک بن مخلد نے ، ضحاک بن مخلد نے روایت کیا عبدالحمید بن جعفر سے عبدالحمید بن جعفر نے صالح سے اور اس کے آگے نہیں بیان کی لوگ خاموش تھے (مراد ان لوگوں کا یہ رہا کہ ان لوگوں نے غلطی کی یا باقی سندوں کو بھول گئے) تو ابو زرعہ نے کہا اس حال میں کہ وہ حالت نزع میں تھے ، ہم سے بندار نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالحمید بن جعفر نے صالح کے واسطے سے ، انہوں نے ابو عریب سے انہوں نے کثیر بن مرہ حضرمی سے ، انہوں نے معاذ بن جبل سے ، انہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " من کان آخر کلامہ : لا الہ الا اللہ دخل الجنة " (۲)۔

---

(۱) صحیح مسلم (۲۱۹/۶) ابو داؤد (۳۱۱۷) ترمذی (۸۷۰) نسائی (۵/۴) ، ابن ماجہ (۱۴۴۵)۔

(۲) یہ حدیث صحیح ہے ، دیکھئے سنن ابی داود (۳۱۱۶) مسند احمد (۵ / ۲۴۷) اور مستدرک حاکم (۱ / ۳۵۱) ۔

جس کا آخری کلمہ لا الہ الااللہ رہا جنت میں داخل ہوا ، اور پھر وفات پاگئے ، اللہ تعالی ان پر رحم فرمائے ۔

حضرت ابوعطیہ مذبوح رحمہ اللہ کی جاں کنی

جب ابو عطیہ کی موت آئی تو گھبرا گئے اور رونے لگے ، لوگوں نے پوچھا : کیا تو گھبراتا ہے ؟ فرمایا : میں کیوں نہ گھبراؤں بیشک یہ وہی گھڑی ہے جس کے بعد میں نہیں جانتا کہ وہ مجھے کہاں لے جائے گی [1]۔

حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ کی جاں کنی

علقمہ بن مرثد سے روایت ہے : فرمایا اسود عبادت میں بڑی مشقت اٹھاتے اور روزہ رکھتے یہاں تک کہ وہ لاغر ونحیف ہوگئے جب ان کی موت کا وقت آیا تو رونے لگے ، ان سے کہا گیا : یہ کیسی گھبراہٹ ہے ؟ فرمایا : کہ میں کیوں نہ گھبراؤں ؟ اللہ تعالی کی قسم اگر اللہ کی جانب سے مجھے مغفرت دے دی جاتی تو اپنے اعمال

---

(۱) الثبات عند الممات ، ص ۱۶۱ ۔

سے حیا دامن گیر ہو جاتی ، انسان اپنے اور اپنے معمولی گناہ کے درمیان ہوتا ہے پس اللہ اس کا گناہ معاف کر دیتا ہے تو وہ اس سے حیا محسوس کرتا رہتا ہے (۱)۔

حضرت عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کی جاں کنی

قتادہ نے کہا کہ جب عامر کی موت کا وقت آیا تو رونے لگے ، کہا گیا : کس چیز نے آپ کو رلایا ؟ جواب دیا : میں موت کی گھبراہٹ سے نہیں روتا ہوں اور نہ ہی دنیا کی حرص وطمع کی وجہ سے ، بلکہ میں تو روزے اور تہجد کے چھوٹنے پر رو رہا ہوں(۲) ۔

ایک رافضی اپنی موت کے وقت عقیدہ اہل سنت کی طرف لوٹتا ہے

سلطان ابو الحسین احمد بن بویہ الملقب معز الدولہ جس نے عراق پر بیس سال سے زائد بادشاہت کی اور اپنے آپ کو شیعہ ظاہر

---

(۱) نزھۃ الفضلاء ، ص ۳۲۹۔

(۲) نزھۃ الفضلاء ، ص ۳۲۲۔

کرتا رہا ، جب بیمار ہوا تو توبہ کی اور صحابہ کرام کے لئے اللہ سے رضا مندی کی دعا کی ، اور صدقہ وخیرات کیا ، غلاموں کو آزاد کیا، شراب کو بہایا ، اپنے کئے ہوئے ظلم واستبداد پر نادم ہوا اور میراثوں کو رشتہ داروں کی طرف لوٹا دیا ۔

جب ان کی موت کا وقت آیا تو بعض علماء کو جمع کیا اور اپنی توبہ کا اقرار کیا ، جب صحابہ کرام سے متعلق ان سے سوال کیا گیا تو انھوں نے صحابہ کرام کی فضیلت اور برتری کو بیان کیا ، اور یہ بھی ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی جو حضرت فاطمہ سے تھی ان کی شادی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کی ، اور رونے لگے یہاں تک کہ ان پر بیہوشی طاری ہوگئی (۱) ۔

حضرت ہارون بن رئاب رحمہ اللہ کی جاں کنی

جعفر بن سلیمان نے بیان کیا : میں ہارون بن رئاب کی عیادت کے لئے گیا اور وہ حالت نزع میں مبتلا تھے ، میں نے ان کے پاس بہت سے معزز چہروں کو پایا جو وہاں موجود تھے ، محمد بن واسع نے

(۱) سیر اعلام النبلاء (۱۶ / ۱۸۹ - ۱۹۰)، التذکرۃ فی احوال الموت والآخرۃ ، صفحہ ۸۰ ۔

پوچھا آپ کی طبیعت کیسی ہے ؟ فرمایا : یہ تمہارا بھائی جہنم کی طرف لیجایا جائے گا یا اللہ اسے بخش دے گا ، کہا جاتا ہے کہ وہ تراسی (۸۳) سال کے تھے [۱] ۔

(۱) نزھۃ الفضلاء ص ۲۸۸ ۔

بعض حکمرانوں ، امراء اور سرداران قوم کی جاں کنی کے مناظر

مسلمانوں کے پہلے بادشاہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی جاں کنی

ابو عمرو بن العلاء نے کہا: جب معاویہ رضی اللہ عنہ کی جاں کنی کا وقت آیا' ان سے کہا گیا کیا آپ وصیت نہیں کریں گے ؟ تو انہوں نے کہا : اے اللہ تو لغزش کو معاف کر دے ، خطا کو در گذر فرمادے اور اپنی بردباری سے اس شخص کی نادانی کو نظر انداز کر دے جو تیرے سوا کسی سے امید نہ رکھتا ہو کیونکہ تیرے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں ،

اور یہ شعر پڑھا :

هُوَ الموتُ لا مَنجی مِنَ الموتِ والذي نُحـاذِرُ بَعْـدَ المـوت أدْهى وأفْـظعُ

وہ موت ہی ہے جس سے کسی کو راہِ فرار نہیں ، موت کے بعد جس چیز سے ہم ڈر رہے ہیں وہ زیادہ سنگین اور ہولناک ہے ۔

معاویہ نے سنہ ۶۰ھ میں وفات پائی اور وہ ستتہر سال کے تھے ۔ ان کی فضیلت سب کو معلوم ہے کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا انہیں شرف حاصل ہے ، رضی اللہ عنہ وارضاہ (۱) ۔

منصور کی جاں کنی

مدائنی سے روایت ہے کہ جب منصور کی جاں کنی کا وقت ہوا تو فرمایا : اے اللہ میں نے تیری مرضی کے خلاف دیدہ دلیری کے ساتھ بڑے بڑے گناہ کئے اور تیرے نزدیک محبوب ترین چیز کی اطاعت کی ، اور وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت ہے ، یہ تیرا احسان ہے نہ کہ تیرے اوپر احسان ، پھر وفات پاگئے (۲) ۔

---

(۱) نزهة الفضلاء ، ص ۲۴۵ ۔ (۲) نزهة الفضلاء ، ص ۵۶۶ ۔

عبدالعزیز بن مروان کی جاں کنی

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں عبدالعزیز کی موت کے وقت ان کے پاس تھا وہ کہہ رہے تھے : کاش کہ میں کچھ نہ ہوتا ، اے کاش میں اس بہتے ہوئے پانی کے مانند ہوتا ۔

پھر فرمایا : میرا کفن لاؤ ، اے دنیا تجھ پر اف ہے کہ تو طویل ہونے کے باوجود بھی بہت چھوٹی ہے اور زیادہ ہونے کے باوجود بھی کتنی کم ہے ۔

حماد بن موسیٰ سے روایت ہے کہ جب عبد العزیز کی جاں کنی کا وقت آیا تو ان کے پاس خوشخبری دینے والا آیا کہ کتنی دولت اس سال جمع ہوئی تو انہوں نے کہا کہ کیابات ہے ؟ خوشخبری دینے والے نے کہا کہ یہ تین سو مد سونے کے ہیں ، کہا : مجھے اس مال سے کیاسروکار کاش کہ میں مقام نجد میں پڑی ہوئی کوئی مینگنی ہوتا[1] ۔

یہی بات ہر بادشاہ اور صاحب مال کہتا ہے تو پھر کیوں نہیں اس کے خرچ کرنے میں جلدی کرتا اور کیوں نہیں نیک کاموں میں

(۱) نزھۃ الفضلاء ، ص ۳۷۸ ۔

خرچ کرنے میں سبقت کرتا قبل اس کے کہ موت اس کے اور اس کی دولت کے مابین حائل ہوجائے ۔

واثق کی جاں کنی

زرقان بن ابی داؤد نے کہا کہ جب واثق کی جاں کنی آپہنچی تو یہ اشعار بار بار پڑھنے لگے ۔

الموتُ فيه جميعُ الخلقِ مشترِكٌ　　لا سُوقةٌ مِنهم يَبْقَى ولا مَلِكُ

ما ضرَّ أهلَ قليلٍ فِي تَفرُّقهم　　وليس يُغنِي عن الأملاك ما ملكوا

موت میں تمام لوگ برابر کے شامل ہیں کہ جس سے بادشاہ بچ سکے گا اور نہ کوئی فقیر ۔

فقیروں کی فقیری نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا اور نہ ہی مالداروں کی دولت وثروت نے انہیں بے نیاز کیا ۔

پھر اس نے حکم دیا اور اس کا بستر سمیٹ دیا گیا اور اپنا رخسار زمین پر رکھ دیا اور کہنے لگا اے وہ ذات جس کی بادشاہت کبھی ختم نہیں ہوگی تو رحم فرما اس شخص پر جس کی بادشاہت ختم ہوگئی (۱) ۔

---

(۱) نزھۃ الفضلاء ، ص ۷۶۹ ۔

عبد الملک بن مروان کی جاں کنی

بیان کیا جاتا ہے کہ جب عبد الملک بن مروان کو موت کا احساس ہوا تو کہا کہ مجھے بلند وبالا جگہ پہ بٹھا دو ، تو ایسا ہی کیا گیا پھر خوشگوار ہوا میں سانس لی اور کہا : اے دنیا تو کتنی پیاری ہے ! اور اپنی طوالت کے باوجود کتنی چھوٹی ہے اور ہم تجھ سے دھوکے میں تھے اور یہ اشعار پڑھنے لگے :

إن تُناقشْ يكن نقاشُكَ يارب عَذَاباً لا طوق لي بالعذاب
أوْ تجَاوزْ فأنت ربٌ صَفوحٌ عن مسيءٍ ذُنُوبُه كالتُّراب[1]

اے رب اگر تو سخت حساب لے تو تیرا حساب ایسا عذاب بن جائے گا جس کی مجھے طاقت نہیں ہے ۔

یا تو ایسے گنہگار کو معاف کر دے جس کا گناہ مٹی کے ڈھیر کی طرح ہے تو تو بخشنے والا پروردگار ہے۔

---

(۱) وصایا العلماء ، ص ۸۳۔

ہشام بن عبدالملک کی جاں کنی

جب امیر المومنین ھشام بن عبد الملک کی موت کا وقت آیا تو اپنے ارد گرد اہل وعیال کو روتے ہوئے دیکھا ، تو ان سے کہا : ھشام نے تمھیں دنیا دی اور تم نے اس کے بدلے اسے آہ وبکا دی ، ہشام نے اپنی جمع کی ہوئی چیزیں تمہارے لئے چھوڑ دیں اور تم لوگوں نے اسے اس کے عمل پر چھوڑ دیا ، ھشام کا انجام کتنا اچھا ہے اور نہایت برا ہے اگر اللہ اسے نہ بخشے [1]۔

---

(۱) العاقبۃ فی ذکرۃ الموت والآخرۃ ، ص ۱۲۸ ۔

بعض نافرمانوں اور گنہگاروں کی جاں کنی کے مناظر

زمین وجائیداد کے ایک تاجر کی جاں کنی

ایک قریب مرگ شخص سے کہا گیا کہ " لا الہ الا اللہ " کہو تو کہنے لگا کہ فلاں گھر میں یہ یہ چیزیں درست کر دو اور فلاں باغ میں یہ یہ کام کردو (۱) !!۔

ابن قیم نے ایک تاجر کا قصہ بیان کیا ہے کہ وہ اپنے ایک قریب مرگ رشتہ دار کے پاس تھا ، لوگوں نے اسے " لا الہ الا اللہ " کی تلقین کی ، تو وہ کہنے لگا کہ یہ پلاٹ سستا ہے ، یہ عمدہ خریداری ہے ، یہ ایسا ہے وہ ویسا ہے ، یہاں تک کہ وہ مرگیا ۔

---

(۱) التذکرۃ ، ص ۵۷ ۔

ایک شرابی کی جاں کنی

عبدالعزیز بن ابی رواد نے کہا کہ میں ایک آدمی کے پاس موت کے وقت حاضر ہوا اسے " لا الہ الا اللہ " کی تلقین کی جا رہی تھی اس کا آخری کلمہ یہ تھا کہ جو تم کہہ رہے ہو اس کا انکار کرنے والا ہے اور اسی پر وفات پایا، عبدالعزیز نے کہا کہ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ شراب کا عادی تھا اس کے بعد عبد العزیز کہا کرتے تھے کہ گناہوں سے بچو کیونکہ اسی گناہ کی وجہ سے وہ اس کا شکار ہوا [1]۔

ایک ظالم وجابر کی جاں کنی

حکیم عنسی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا نے کہا کہ میں حجاج بن یوسف کی جاں کنی کے وقت حاضر ہوا جب نزع کی کیفیت ان پر طاری ہوئی تو کہنے لگے کہ اے سعید! ہم دونوں کا کیا حال ہوگا ؟! [2]۔

---

(۱) جامع العلوم والحکم، ص ۱ / ۱۲۳۔ (۲) وصایا العلماء، ص ۹۶۔

حجاج بن یوسف قتل وخونریزی اور ظلم وزیادتی بہت کرتا تھا ، شریفوں اور نیکوں کے علاوہ ایک بڑی تعداد میں لوگوں کو قتل کیااور جن لوگوں کو حجاج نے قتل کیا تھا ان میں جلیل القدر تابعی سعید بن جبیر رحمہ اللہ بھی ہیں ۔

جاں کنی میں مبتلا ہوا تو چہرے پر تھپڑ رسید کیا

ایک شخص کے بارے میں یہ سنا گیا ہے کہ اپنی جاں کنی کے وقت اپنے چہرے پر تھپڑ مارنے لگا اور کہنے لگا : (یا حسرتا علی ما فرطت فی جنب اللہ) ہائے افسوس ! اس بات پر کہ میں نے اللہ تعالی کے حق میں کوتاہی کی [1]۔

ایک دنیا دار کی جاں کنی

ایک شخص سے کہا گیا کہ ”لاالہ الا اللہ “ کہو ، تو کہنے لگا پیلی گائے ، کیونکہ اس کی محبت اس پر غالب تھی ، اللہ تعالی سے ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے ہمیں عافیت میں رکھے

(۱) لطائف المعارف ، ص ۵۷۵ ۔

اور کلمہ توحید پر خاتمہ فرمائے [1]۔

جاں کنی کے وقت قصور وار لوگوں کی وصیتیں

ایک شخص نے اپنی جاں کنی کے وقت کہا : " دنیا نے میرا مذاق اڑایا یہاں تک کہ میرا وقت پورا ہوگیا " ۔

ایک اور شخص نے اپنی موت کے وقت کہا : " دیکھنا دنیوی زندگی سے فریب نہ کھانا جس طرح سے میں نے فریب کھایا" [2]۔

ایک اور شخص سے اس کی موت کے وقت کہا گیا "لا الہ الا اللہ" پڑھو ، اس نے کہا، ہائے ، نہیں پڑھ سکتا ۔

ایک شرابی کے ہم نشیں کی جاں کنی

ایک شخص شرابیوں کے ساتھ بیٹھتا تھا ، جب اس کی جاں کنی کا وقت آپہنچا تو ایک شخص کلمہ شہادت کی یاد دہانی کے لئے اس کے پاس آیا تو اس نے جواب دیا : شراب پیو اور مجھے بھی پلاؤ ! پھر وہ مر گیا ۔

---

(۱) التذکرۃ ، ص ۵۷ ۔

(۲) لطائف المعارف ، ص ۵۵۷ ۔

ایک شطرنج کھیلنے والے کی جاں کنی

ایک ایسے شخص کی جاں کنی کا وقت آیا جو شطرنج کھیلتا تھا ، اس سے کہا گیا : کہو " لاالہ الا للہ " تو اس نے کہا : شاہک ، پھر مر گیا ، اس کی زبان پر وہی چیز غالب رہی جس کا کھیل کود کی زندگی میں عادی تھا، چنانچہ اس نے کلمہ توحید کے بدلے میں شاہک کہا (۱)۔

ایک گانا سننے والے کی جاں کنی

امام ابن قیم نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص کی جاں کنی کا وقت آیا ، اس سے کہا گیا کہ " لا الہ الا اللہ " پڑھو تو گانا گانے لگا، اور کہنے لگا تن تنا تن . . . یہاں تک کہ مر گیا (۲) ۔

---

(۱) الکبائر ، ص ۵۱ ۔

(۲) الجواب الکافی ، ص ۹۷ ۔

ایک بے نمازی کی جاں کنی

امام ابن قیم نے ذکر کیا ہے کہ جاں کنی میں مبتلا ایک شخص سے کہا گیا کہ " لا الہ الا اللہ " پڑھو تو اس نے کہا : میرا اس سے کیا ہوگا اور مجھے معلوم ہے کہ میں نے اللہ کے لئے کبھی کوئی نماز نہیں پڑھی ہے ، اور اس نے کلمہ نہیں پڑھا (۱)۔

(۱) الجواب الکافی ، ص ۹۷ ۔

خاتمہ

۱ - خاتمہ بالشر کی علامتیں اور اس کے اسباب
۲ - خاتمہ بالخیر کی علامتیں اور اس کے اسباب

بہتر ہے کہ ہم اس بحث کو ایسے دو مسئلوں پر ختم کریں جن پر پوری کتاب کا انحصار ہے ۔

پہلا مسئلہ : سوء خاتمہ کے اسباب اور اس کی علامتیں

سوء خاتمہ کے چند اسباب ہیں جن سے مسلمانوں کو باز رہنا اور بچنا ضروری ہے سب سے بڑی وجہ اور علامت باطل اعتقاد ہے ، پس جس شخص کا عقیدہ خراب ہوگا اس پر اس کا اثر ظاہر ہوگا ، اس وقت وہ اللہ تعالی کی مدد اور اس کی طرف سے ثبات قدمی کا سب سے زیادہ ضرورت مند ہوگا ۔

اسی طرح دنیا میں دلچسپی لینا اور اس سے محبت کرنا ، استقامت سے بیزاری اور بھلائی اور ہدایت سے اعراض کرنا ، گناہوں پر اصرار اور اس میں دلچسپی لینا یہ سب سوءِ خاتمہ کے اسباب میں سے ہیں ،

کیونکہ جب انسان اپنی پوری زندگی کسی چیز سے الفت ، لگاؤ اور تعلق جوڑے رکھتا ہے تو اس کی یاد اسے موت کے وقت بھی آتی ہے اور زیادہ تر جاں کنی کے وقت اس کا ذکر بار بار کرتا رہتا ہے ۔

ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ نے کہا :

مراد یہ ہے کہ خطائیں ، نافرمانیاں اور خواہشاتِ نفس اپنے مرتکبین کو موت کے وقت دھوکہ دے دیں گی اور شیطان بھی دھوکا دے دیگا پس ایمان کی کمزوری کے ساتھ ساتھ دوہرے دھوکے کا شکار ہوگا ، پھر اس کا خاتمہ بالشر ہو جائے گا ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

﴿ وَكَانَ ٱلشَّيْطَٰنُ لِلْإِنسَٰنِ خَذُولًا ﴾ (الفرقان : ۲۹)

اور شیطان تو انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے ۔

جس شخص کا ظاہر درست ہو باطن اللہ تعالی کے ساتھ ہو اور اپنی گفتار و کردار میں سچا ہو تو اس کا خاتمہ بالشر نہیں ہوگا کیونکہ ایسا کوئی واقعہ نہیں سنا گیا (اللہ تعالی ہمیں اس سے بچائے) ۔

جس شخص کا باطن عقیدہ کے اعتبار سے اور اس کا ظاہر عمل کے اعتبار سے فاسد ہو تو اس کا خاتمہ بالشر ہوگا اور جو شخص گناہ کبیرہ اور جرائم کا ارتکاب دیدہ دلیری سے کرتا ہو تو اس کا بھی خاتمہ

بالشر ہوگا ، ان گناہوں کا اس پر بسا اوقات اتنا غلبہ رہتا ہے کہ توبہ سے پہلے اس کی موت آجاتی ہے[1]۔

قریب مرگ شخص سے کبھی ایسی کیفیت ظاہر ہوتی ہے جو اس کے خاتمہ بالشر پر دلالت کرتی ہے ، جیسے شہادتین پڑھنے سے انکار اور اس سے اعراض کرنا اور سیئات ومحرمات کا بیان کرنا اور اس سے تعلق کا اظہار کرنا نیز ایسے ہی بہت سے اقوال وافعال جو اللہ کے دین سے اعراض کرنے اور موت کی ناپسندیدگی پر دلالت کرتے ہیں۔

دوسرا مسئلہ : خاتمہ بالخیر کے اسباب اور اس کی علامتیں

حسن خاتمہ کے اسباب میں سے ایک اہم ترین سبب یہ ہے کہ انسان اطاعت وپرہیزگاری کو لازم پکڑے اور اپنے آپ کو اللہ تعالی کی حرام کردہ چیزوں سے دور رکھے ، جو گناہ اور معاصی اس سے سرزد ہوئے ہیں ان سے توبہ کرنے میں جلدی کرے ۔

حسن خاتمہ کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان اللہ تعالی سے بار بار گریہ وزاری کرے کہ اس کی وفات ایمان وتقوی پر ہو۔

حسنِ خاتمہ کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان

(۱) البدایۃ والنہایۃ (۹ / ۱۶۳) ، العاقبۃ ، ص ۱۸ ، التذکرۃ ص ۲۲ ۔

اپنی جِد و جُہد اور اپنی طاقت کو ظاہری اور باطنی اصلاح کے لئے صرف کرے ، اور اس کی نیت اور اس کا ہدف اس کو پانے کے لئے ہو کیونکہ اللہ تعالی کا یہ طریقہ اور اصول ہے کہ وہ حق کے طلبگار اور بھلائی کے چاہنے والے کو توفیق دیتا ہے اور اس کو اس پر ثبات قدمی عطا فرماتا ہے ، اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے ۔

حسنِ خاتمہ کی بہت سی علامتیں ہیں ان میں سے چند یہ ہیں[1] ۔

۱ - موت کے وقت کلمہ شہادت کی ادائیگی ۔

۲ - موت کے وقت پیشانی پر پسینہ آنا ۔

۳ - جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن موت آنا ۔

۴ - میدانِ جنگ میں اللہ تعالی کے راستے میں شہادت پانا ۔

۵ - اللہ تعالی کے راستے میں غزوہ کے اندر موت آنا ۔

۶ - طاعون کی بیماری میں موت آنا ۔

۷ - پیٹ کی بیماری میں موت کا آنا ۔

۸ - ڈوب کر مرنا ۔

---

(۱) ملاحظہ فرمائیں " احکام الجنائز " (ص ۴۸ ، ۴۹) نیز دیکھئے : " التذکرۃ فی الاستعداد لیوم الآخرۃ " (ص ۲۳ - ۲۷) ۔

۹ - کسی چیز سے دب کر مرنا ۔
۱۰ - عورت کا زچگی کی حالت میں مرنا ۔
۱۱ - عورت کا حمل کی حالت میں مرنا ۔
۱۲ - ذات الجنب میں مرنا ۔
۱۳ - پھیپھڑے کی بیماری میں مرنا ۔
۱۴ - مال کی حفاظت میں موت کا آنا ۔
۱۵ - دین کی حفاظت میں موت کا آنا ۔
۱۶ - نفس کے دفاع میں موت کا آنا ۔
۱۷ - اہل وعیال کو بچانے میں موت کا آنا ۔
۱۸ - اللہ تعالی کے راستے میں پہرا دینے کی حالت میں موت کا آنا ۔
۱۹ - نیک عمل کی حالت میں موت کا آنا ۔
۲۰ - سچے مسلمانوں کی جماعت میں سے کم سے کم دو شخص کا میت کو خیر کے ساتھ یاد کرنا ۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو شخص اپنی زندگی میں اللہ کے ذکر اور اس کی محبت میں منہمک رہتا ہے تو روح کے نکلنے کے وقت بھی

وہ اس حالت کو پالیتا ہے اور جس کی پوری زندگی اور توانائی اس کے برعکس گزری ہے تو موت کے وقت اللہ سے اس کا انہماک اور اس کے دل کا اللہ سے لگاؤ بڑا مشکل ہوتا ہے الا یہ کہ اللہ کی خاص مہربانی اسے حاصل ہو جائے ۔

لہذا عقلمند کو چاہئے کہ وہ جہاں بھی رہے حسنِ خاتمہ کے لئے اپنے دل وزبان کو اللہ کی یاد سے وابستہ رکھے اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری پر گامزن رہے کیونکہ خاتمہ بالشر ہمیشہ کی بدبختی ہوگی ۔

جاں کنی کے مناظر اور اس سے وابستہ جن اہم امور کی طرف توجہ مبذول کرائی تھی یہ ان کا اختتام ہے ہمیں امید ہے کہ اس میں یاد دہانی اور نصیحت ہوگی ، جو بھی اس کام میں بہتری ہے وہ اللہ وحدہ لا شریک کا فضل ہے اور اگر کوئی کمی اور نقص ہے تو وہ ہماری کوتاہی اور شیطان کی دین ہے ، ہم اللہ تعالی سے اپنی خطا اور لغزشوں کی مغفرت چاہتے ہیں ۔

سبحانک اللهم وبحمدک ونشهد ان لا الہ الا انت نستغفرک ونتوب الیک ۔

فہرست

عنوان	صفحہ
۱ - عرض مترجم	۳
۲ - مقدمہ	۷
قرآن کریم میں جاں کنی	
۳ - حضرت یعقوب بن اسحاق کی جاں کنی	۱۷
۴ - حالتِ نزع میں انسان پر پیش آنے والی بعض کیفیتیں	۱۸
۵ - جاں کنی کے وقت کافروں کو تکلیف	۲۱
۶ - نزع کے وقت مومن کو جنت کی بشارت اور اللہ تعالی سے ملنے کی خوشی	۲۴
۷ - اللہ کے دشمن فرعون کی جاں کنی	۲۸
سیرتِ نبوی اور حدیث میں جاں کنی کے مناظر	
۸ - رسول اللہ نے لوگوں کی جان کنی اور قبروں میں ان کی حالتوں کو بیان فرمایا ہے	۳۳
۹ - اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحات	۴۵

عنوان	صفحہ
۱۰ - رسول اللہ کی وفات میں عبرت و نصیحت	۴۸
۱۱ - جاں کنی کے بعض مناظر	۵۱
۱۲ - حالت نزع میں انسان کی کیفیت	۵۵
گذشتہ لوگوں میں جاں کنی کے مناظر	
بعض صحابہ کی جاں کنی	
۱۳ - حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جاں کنی	۵۸
۱۴ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جاں کنی	۵۹
۱۵ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جاں کنی	۶۰
۱۶ - حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی جاں کنی	۶۱
۱۷ - ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی جاں کنی	۶۱
۱۸ - حضرت عبد اللہ بن ابی سرح کی جاں کنی	۶۳
۱۹ - ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی جاں کنی	۶۴
۲۰ - حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی جاں کنی	۶۵
۲۱ - حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی جاں کنی	۶۵
۲۲ - عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی جاں کنی	۶۶
۲۳ - حکیم بن حزام کی جاں کنی	۶۸

عنوان	صفحہ

۲۴ - ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی جاں کنی	۶۸
۲۵ - ایک نوجوان صحابی کی جاں کنی	۶۹
۲۶ - ایک صحابی کی جاں کنی	۶۹
۲۷ - عبرت و نصیحت	۷۰

بعض اسلاف کی جاں کنی کے مناظر

۲۸ - عامر بن عبد اللہ بن زبیر کی جاں کنی	۷۲
۲۹ - مالک بن دینار کی جاں کنی	۷۳
۳۰ - امام شافعی رحمہ اللہ کی جاں کنی	۷۳
۳۱ - امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی جاں کنی	۷۵
۳۲ - امام مالک رحمہ اللہ کی جاں کنی	۷۵
۳۳ - امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی جاں کنی	۷۶
۳۴ - محمد بن واسع کی جاں کنی	۷۷
۳۵ - عبدالرحمن بن اسود کی جاں کنی	۷۸
۳۶ - ابو حازم اعرج کی جاں کنی	۷۸
۳۷ - احمد بن خضرویہ کی جاں کنی	۷۹
۳۸ - ابو جعفر قرطبی کی جاں کنی	۸۰

عنوان	صفحہ
۳۹ - علاء بن زیاد کی جاں کنی	۸۱
۴۰ - عامر بن عبد اللہ کی جاں کنی	۸۱
۴۱ - ابو عبدالرحمن سلمی کی جاں کنی	۸۲
۴۲ - ابو بکر بن عیاش کی جاں کنی	۸۲
۴۳ - ابراہیم نخعی کی جاں کنی	۸۳
۴۴ - عمر بن عبدالعزیز کی جاں کنی	۸۳
۴۵ - ابو زرعہ کی جاں کنی	۸۴
۴۶ - ابو عطیہ مذبوح کی جاں کنی	۸۶
۴۷ - اسود بن یزید کی جاں کنی	۸۶
۴۸ - عامر بن عبد قیس کی جاں کنی	۸۷
۴۹ - احمد بن بویہ کی جاں کنی	۸۷
۵۰ - ہارون بن رئاب کی جاں کنی	۸۸
بعض حکمرانوں، امراء اور سردارانِ قوم کی جاں کنی کے مناظر	
۵۱ - مسلمانوں کے پہلے بادشاہ معاویہ بن ابی سفیان کی جاں کنی	۹۰
۵۲ - منصور کی جاں کنی	۹۱
۵۳ - عبدالعزیز بن مروان کی جاں کنی	۹۲

عنوان	صفحہ
۵۴ - واثق کی جاں کنی	۹۳
۵۵ - عبد الملک بن مروان کی جاں کنی	۹۴
۵۶ - ھشام بن عبد الملک کی جاں کنی	۹۵
بعض نافرمانوں اور گنہگاروں کی جاں کنی کے مناظر	
۵۷ - زمین وجائیداد کے ایک تاجر کی جاں کنی	۹۶
۵۸ - ایک شرابی کی جاں کنی	۹۷
۵۹ - ایک ظالم وجابر کی جاں کنی	۹۷
۶۰ - جاں کنی میں مبتلا ہوا تو چہرے پر تھپڑ رسید کیا	۹۸
۶۱ - ایک دنیا دار کی جاں کنی	۹۸
۶۲ - جاں کنی کے وقت قصوروار لوگوں کی وصیتیں	۹۹
۶۳ - ایک شرابی کے ہمنشین کی جاں کنی	۹۹
۶۴ - ایک شطرنج کھیلنے والے کی جاں کنی	۱۰۰
۶۵ - ایک گانا سننے والے کی جاں کنی	۱۰۰
۶۶ - ایک بے نمازی کی جاں کنی	۱۰۱
خاتمہ	
۶۷ - سوء خاتمہ کے اسباب اور اس کی علامتیں	۱۰۲

صفحہ	عنوان
۱۰۴	۶۸ - حسن خاتمہ کے اسباب اور اس کی علامتیں
۱۰۹	۶۹ - فہرست
۱۱۵	۷۰ - مصادر اور مراجع

اہم مصادر اور مراجع

۱ - احکام الجنائز ، تالیف محمد ناصر الدین البانی ، طبع اول مکتبہ المعارف ریاض ۱۴۱۲ھ -

۲ - احوال الناس بعد الموت ، تالیف خالد عبد الرحمن الشایع ، طبع اول دار الوطن ، ریاض ۱۴۱۳ھ -

۳ - احیاء علوم الدین ، تالیف ابو حامد الغزالی -

۴ - تاریخ دمشق (تراجم النساء) تالیف ابو القاسم علی بن حسن المعروف ابن عساکر ، تحقیق : سکینہ شہابی -

۵ - التذکرۃ فی احوال الموتی والآخرۃ ، تالیف قرطبی ، طبع دار الکتاب العربی -

۶ - التذکرۃ فی الاستعداد لیوم الآخرۃ ، تالیف علی صالح ہزاع ، طبع ثالث' مکتبہ المنار' کویت ۱۴۱۰ھ -

۷ - تفسیر القرآن العظیم ، تالیف ابو الفداء اسماعیل بن کثیر دمشقی ، طبع دار الدعوۃ ، ترکیا ۱۴۰۶ھ -

۸ - تہذیب احیاء علوم الدین للغزالی ، تالیف عبد السلام ہارون ، طبع اول ، موسستہ الکتب الثقافیۃ ، بیروت ۱۴۰۹ھ -

۹ - الثبات عند الممات ، تالیف ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن
علی بن الجوزی ، طبع اول ، موسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت ۱۴۰۶ھ،
تحقیق عبد اللہ اللیثی ۔
۱۰ - جامع العلوم والحکم ، تالیف ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد الحنبلی ،
المعروف ابن رجب ، طبع اول ، موسسۃ الرسالۃ ، بیروت ۱۴۱۱ھ
تحقیق : شعیب ارنوؤط وابراہیم باجس ۔
۱۱ - الجواب الکافی لمن سال عن الدواء الشافی ، تالیف : ابو عبد اللہ
محمد بن ابی بکر الزرعی المعروف بابن القیم ، طبع اول ، دار الندوۃ
بیروت ۔
۱۲ - سیر اعلام النبلاء ، تالیف : ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن قایماز
الذہبی ، طبع موسسۃ الرسالۃ ، بیروت ، تحقیق : شعیب ارنوؤط
وغیرہ ۔
۱۳ - صحیح البخاری ، تالیف : محمد بن اسماعیل البخاری ، متن فتح الباری ۔
۱۴ - صحیح مسلم ، تالیف : مسلم بن الحجاج القشیری ، طبع المکتبۃ الاسلامیۃ
ترکیا ، تحقیق : محمد فؤاد عبد الباقی ۔
۱۵ - العاقبۃ فی ذکر الموت والآخرۃ ، تالیف : ابو محمد عبد الحق اشبیلی ،
طبع ثالث، مکتبہ الجیری کویت، ۱۴۱۰ھ، تحقیق :خضر محمد خضر۔

۱۶ - فتح الباری شرح صحیح البخاری ، تالیف : ابن حجر العسقلانی، طبع اول،
مکتبہ سلفیہ مصر۔
۱۷ - لطائف المعارف ، تالیف : ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد الحنبلی
المعروف ابن رجب طبع اول' دار ابن کثیر دمشق بیروت' ۱۴۱۳ھ'
تحقیق : یاسین محمد السواس۔
۱۸ - مشاهد الموت واهوال البرزخ والقبور ، تالیف : عبد الله التلمیدی ،
طبع دار ابن حزم ، بیروت ۔
۱۹ - نزهۃ الفضلاء تهذیب سیر اعلام النبلاء ، تالیف : محمد حسن عقیل
موسی ، طبع دار اندلس ، جدۃ ۱۴۱۱ھ ۔
۲۰ - وصایا العلماء عند الموت ، تالیف : ابو سلیمان محمد بن عبد الله بن
زبیر ربعی ، طبع ثالث ، دار ابن کثیر ، دمشق ، بیروت ۱۴۰۹ھ ،
تحقیق : صلاح الخیمی ، مراجعہ : عبد القادر ارنوؤط ۔

طبعت بمطابع دار طيبة ـ الرياض السويدي
شارع عبدالملك بن هشام ـ ت : ٤٢٨٣٨٤٠

Department of Endowments, Mosques, Da'wah and Guidance in Al-Dreyyah Province
Division of Da'wah and Communities Enlightenment

DIVISION SERVICES

* Introducing various Programmes for Call for Arabs.
* Calling non Muslims to embrace Islam.
* Giving Islamic lessons, Speeches In local mosques.
* Distributing Islamic books and pamphlets.
* Going about or around/visiting places for Call.
* Giving Lessons in different languages.
* Distributing Arabic Version and the Interpretation of the Noble Qura'n in different languages.
* Preparing for Umra and Hajj rites.
* Teaching Arabic for non-Arabic Speakers.
* Helping new muslims to solve their problems.
* Teaching, instructing, exhorting, calling and guiding Muslims/non-Muslims at the city.

خدمات الشعبة

* إقامة البرامج الدعوية المتعددة للعرب.
* دعوة غير المسلمين للإسلام.
* إقامة المحاضرات والمواعظ والدروس في المساجد
* توزيع الكتب والرسائل الإسلامية النافعة.
* القيام بجولات دعوية.
* إقامة دروس ببعض اللغات.
* توزيع المصاحف باللغة العربية وترجمة معاني القرآن الكريم ببعض اللغات المختلفة.
* إقامة رحلات الحج والعمرة.
* تعليم اللغة العربية لغير الناطقين بها.
* مساعدة المسلمين الجدد في حل مشاكلهم
* التعليم والتوجيه والتوعية والوعظ والإرشاد في البلدة.

Department of Endowments, Mosques, Da'wah and Guidance in Al-Dreyyah Province
Division of Da'wah and Communities Enlightenment
P.O. Box 70032 Dirayah 11567 - Tel. 4860606 - 4841907 - Fax 4860284
Division of Communities Enlightenment - Tel. 2241859